تشدد سے متاثرہ افراد کی
حرمت، تحفظ اور حقوق
کے رہنما اصول

تنظیموں اور خدمات مہیا کرنے والے افراد اور اداروں کے لیے رہنما اصول

تشدد سے متاثرہ افراد کی حرمت، تحفظ اور حقوق کے رہنما اصول

نومبر ۲۰۲۰

چوتھا ایڈیشن

روزن، بالمقابل بحریہ انکلیو پنڈ بھگوال روڈ، اسلام آباد۔
فون: 2-1900 272-51-92+ فیکس: 1907 272-51-92+
ای میل: zeest@rozan.org فیس بک: http://www.facebook.com/rozan.org
ٹوٹیر: http://twitter.com/rozanoffice ویب: www.rozan.org

فہرست

1۔ چند مسائل
2۔ مسائل کا حل
3۔ سرکاری ادارے
4۔ غیر سرکاری ادارے
5۔ حرمت کے رہنما اصول، استدلال اور طریقہ کار
6۔ رہنما اصول کے استعمال کا طریقہ
(الف) ۔تنظیموں کے لئے رہنما اصول
- قواعد وضوابط اور نظام کار
- خدمات اور خدمات کے لئے حوالہ جات۔
- ذرائع ابلاغ اور تشہیر۔
- خدمات مہیا کرنے والے افراد کی تربیت اور دیکھ بھال
(ب) ۔خدمات مہیا کرنے والے اور مددگار افراد کے لیئے رہنما اصول
- خود آگاہی اور رویّے
- معلومات اور صلاحیت کار
7۔ اصطلاحات کی فہرست
8۔ کیس اسٹڈیز

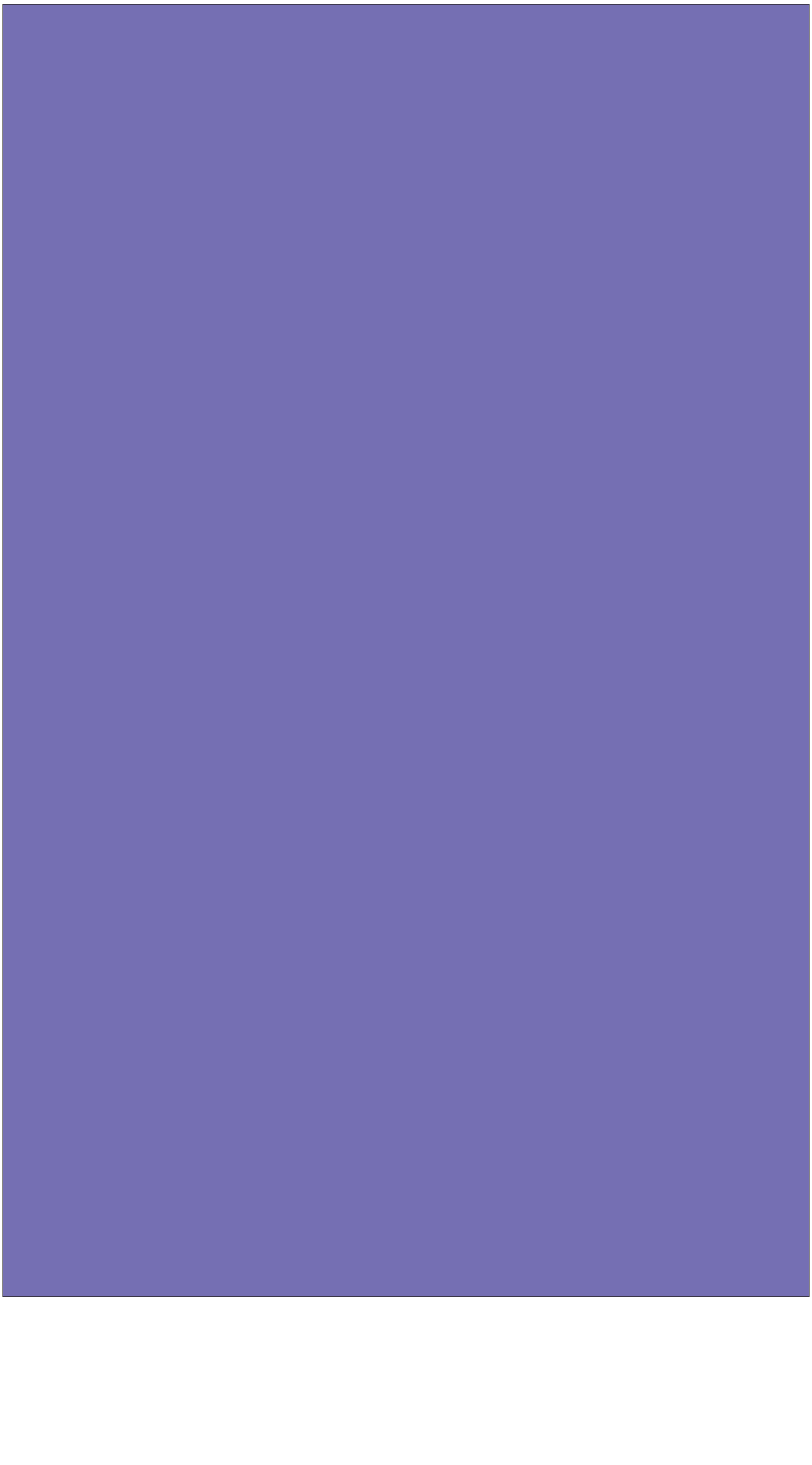

پیش لفظ

ضابطہ اخلاق کو رائج کرنا، ایک انوکھا تجربہ

تحفظ کے رہنما اصولوں کو پہلی دفعہ تحقیق کا موضوع 1940 میں بنایا گیا ۔(نیورم برگ کا ضابطہ اخلاق 1940 میں بنایا گیا)اور 1964 میں عالمی مجلس صحت عامہ نے ہیلسنکی کے مقام پر پہلی دفعہ حفاظت کے لئے رہنما اصولوں کی قرارداد پیش کی۔ جلد ہی قومی اور بین الاقوامی اداروں نے ضابطہ اخلاق بنانے کے اصولوں کو منظور کرنا شروع کر دیا۔ اِن تنظیموں میں سرِفہرست عالمی ادارہِ صحت کی طبی کونسل (سی آئی اور ایم ایس)اور نوفیلڈ کونسل برائے حیاتیاتی ضابطہ ہیں کہ طبی میدان میں سب سے پہلے ضابطہ اخلاق پر تحقیق کا آغاز کیا گیا۔ جلد ہی ہسپتالوں اور طبی سہولیات کے لئے اصول وضوبط اور ضابطہ اخلاق بننے شروع ہو گئے ۔

پاکستان میں غیر سرکاری اداروں کے نیٹ ورک اپنے اپنے دائرہ کار میں فعال ہیں۔ جن میں زیادہ تر تعلیم، صحت اور دیہی ترقی کے نیٹ ورک ہیں ۔ یہ نیٹ ورک ضلع، تحصیل، صوبائی اور قومی سطح پر منظّم ہیں۔ یہ ادارے اور نیٹ ورک اپنے روزمرہ کے کاموں کے بارے میں زیادہ متفکر رہتے ہیں۔ اور عموماً اپنے کام کے اخلاقی ضابطہ اخلاق کی ضروت سے بے بہرہ رہتے ہیں۔ وہ عام طور پر اِس خیال کے حامی نظر آتے ہیں کہ اگر وہ ماہرانہ طور پر اپنا کام سرانجام دے سکیں تو یہ ضابطہ اخلاق پر خودبخود پُورا اُتر جائے گا۔ جبکہ تاریخی طور پر یہ خیال اِن حقائق کی نفی کرتے نظر آتے ہیں۔ اگر ہم پاکستانی تناظر میں جائزہ لیں جہاں پر اخلاقی اقدار کی پابندی پر کوئی دباؤ نہیں ہے۔ اور احتساب اور خود احتسابی کا عمل نہ ہونے کے برابر ہے۔ وہاں پر اخلاقی ضابطہ اور رہنما اصولوں کی تیاری کوئی معمولی کام نہیں۔ روزن کا یہ قدم قابل تحسین ہے کہ اُس نے اِس اہم ضرورت کو محسوس کیا اور اِس پر کام کا آغاز کیا۔ اِس کام کا آغاز حقیقی معنوں میں شراکتی بنیادوں پر کیا گیا جسے اب تک جاری رکھا گیا ہے۔ اخلاقی ضابطے کو بنانے کے دوران یہ خیال رکھا گیا کہ اِن اصولوں کو بناتے ہوئے بھی ضابطہ اخلاق کا خاص خیال رکھا جائے کیونکہ یہ عین ممکن ہے کہ طریقہ کار غیر شراکتی ہو جائے۔ اِس طریقہ کار کو بھی غیر اخلاقی تصور کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ لوگوں کا ایک گروہ اپنے حساسات پر مبنی ضابطہ اخلاق کو بنانے اور رائج کرنے کی کوششیں کرے اور زیادہ تر افراد کو محسوس ہو کہ اُن سے اِس پر نہ تو رائے لی گئی ہے اور نہ ہی اِس ضابطہ اخلاق کا ڈھانچہ وہ ہے جو اُن کی

نظر میں درست ہے۔ ہر فرد کا اصولوں سے لگاؤ اور ضابطہ اخلاق پر عمل درآمد اِس بات کی توثیق ہے کہ وہ لازمی طور پر اِن رہنما اصولوں کو اپنے کام میں شامل کرے گا۔

روزن نے حرمت کو بنانے کی بنیاد فراہم کی یہ ایک ایسا نیٹ ورک ہے جو تشدّد کے متاثرہ افراد کے تحفظ مہیا کرنے والے افراد اور اداروں کے تحفظ کا بھی ضامن ہے۔ یہ رہنما اصول تشدد سے متاثرہ افراد کے ساتھ حساس طریقے سے کام کرنے سے تعلق رکھتے ہیں۔حتیٰ کہ یہ حسّاس رویے کی تعریف بھی بیان کرتے ہیں۔ اِن رہنما اصولوں کا دوسرا حصہ خدمات مہیا کرنے والے اور تحفظ فراہم کرنے والے افراد اور اداروں کے تحفظ سے متعلق ہے۔ چاہے وہ وکیل ہوں یا ماہر نفسیات یا محض تشدد سے متاثرہ افراد کے دوست یا مددگار۔ اِن رہنما اصولوں کا ایک خاص مقصد یہ بھی ہے کہ ایسے طریقوں کی نشاندہی کی جا سکے جن کے ذریعے اِن رہنما اصولوں کو اداروں میں رائج کیا جائے۔

حرمت انسانی رہنما اصولوں کی بنیادی اساس ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہوا وہ کہ تمام افراد اور ادارے جو تشدد سے متاثرہ افراد کے لئے کام کر رہے ہیں اُن کے لئے یہ رہنما اصول بنیادی اہمیت کے حامل ہونے چاہیے۔

حرمت رہنما اصول اِس لئے بھی اہمیت کے حامل ہیں کہ غالباً یہ پاکستان میں بنائے اور چھاپے جانے والے پہلے رہنما اصول ہیں۔ یہ کئی افراد اور تنظیموں کی محنت کے عکاس ہیں جنھوں نے نگہبانی حرمت کے لئے علم بلند کیا ہے۔ اور ایک مثال قائم کی کہ چاہے سیاسی، سماجی، معاشی حالات کتنے ہی خراب کیوں نہ ہوا خلاقی اقدار پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہونا چاہیے۔

کوثر ایس خان

۱۔ چند مسائل

صنف کی بنیاد پر عورتوں اور بچوں پر ہونے والا تشدد ہمارے معاشرے کا انتہائی اہم اور پیچیدہ موضوع ہے۔ پاکستانی معاشرے میں بنیادی طور پر پدرشاہی نظام قائم ہے۔ جس میں لڑکیوں اور عورتوں کو مردوں سے کم تر سمجھا جاتا ہے۔ اور معاشرے میں اِن کو تعلیم، غذائیت، صحت، جسمانی حفاظت اور ملکی سیاسی شمولیت کے حقوق کو اہمیت نہیں دی جاتی ہے۔

تشدد کا شکار ہونے والوں کو معاشرے خاندان اور حکومت کی طرف سے بہت کم مدد ملتی ہے۔ قانونی مدد اور دوبارہ مستحکم زندگی گزارنے اور بحالی کے مواقع اِن افراد کی ضروریات کے لئے ناکافی ہوتے ہیں۔ گھریلو تشدد کے لئے کوئی مخصوص قانون موجود نہیں ہے۔ اِس کے علاوہ بچوں پر جنسی تشدد بھی ہمارے معاشرے کی بہت بڑی لعنت ہے۔ بدقسمتی سے قومی سطح پر بچوں پر جنسی تشدد کے موضوع پر زیادہ کام نہیں کیا گیا۔ اِس کی ایک اہم وجہ بچوں کے ساتھ جڑا ہوا سماجی امتیازی رویہ اور حکومت کی طرف سے ملنے والے تحفظ کا فقدان ہے۔ یہ نہایت مشکل اور نازک موضوعات ہیں جن پر حکومت اور غیر سرکاری اداروں کو مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ اِن بچوں اور عورتوں کو قانونی مدد اور دوبارہ مستحکم زندگی گزارنے کے مواقع فراہم کئے جاسکیں۔

کچھ حقائق[۱]

پاکستان میں صنفی مسائل اور خواتین کے خلاف تشدد انسانی حقوق کے تمام قومی اور بین الاقوامی گروہوں / تنظیموں کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔

- پاکستان میں ۸۰ فیصد عورتیں اپنی زندگی میں کسی نہ کسی طرح کے گھریلو تشدد کا شکار ہوتی ہیں[۲]۔
- پاکستان میں ہر ۲ سے ۳ گھنٹے بعد زنا بالجبر کا واقعہ رونما ہوتا ہے۔ یہ اعداد و شمار صرف درج کرائے

۱۔ یہ اعداد و شمار قومی نہیں ہیں بلکہ مختلف اداروں اور ذرائع سے اکھٹے کئے گئے ہیں مثلاً ہسپتال, اخبارات، پولیس، رپورٹس اور تحقیقات وغیرہ۔

۲۔ جنوبی ایشیا میں انسانی ترقی۔ "صنف کا سوال ۲۰۰۰"

جانے والے کیسز پر مشتمل ہیں[3]۔

- عالمی اقتصادی فورم (۲۰۱۷) کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان خواتین کے دوسرا غیر محفوظ ملک ہے۔ اس کے مطابق پاکستان کا 144 ممالک میں 143 نمبر ہے[4]۔
- عورت فاؤنڈیشن کی ۲۰۱۴ کی اشاعت کردہ سالانہ رپورٹ (خواتین پر تشدد) کے اعداد و شمار کے مطابق ۲۰۱۴ میں خواتین پر تشدد کے واقعات میں ۲۰۱۳ کی نسبت اضافہ ہوا ہے[5]۔
- پاکستان کے کمیشن برائے انسانی حقوق (مارچ ۲۰۱۷) کے مطابق میڈیا نے جنسی تشدد کے 7036، گھریلو تشدد 2367، تیزاب گردی 1836، اغواء کاری 7259، خودکشی 42501 اور غیرت کے نام پر کیے جانے والے جرائم کے واقعات کی نشاندہی کی۔ حتیٰ کہ ۲۰۰۴ سے ۲۰۱۸ کے درمیان تشدد کے واقعات بہت کم درج ہوئے[6]۔

۲۔ مسائل کے حل کے لئے کوششیں

حکومتی کاوشیں

1992 میں اقوام متحدہ کے بچوں کے حقوق کے عالمی منشور (CRC) پر دستخط کرنے اور 1995 میں بیجنگ پلیٹ فارم کی توثیق کر کے حکومت پاکستان نے اِس موضوع پر کام کرنے کا آغاز کیا۔ حکومت پاکستان نے عورتوں کے خلاف ہر طرح تشدد کو ختم کرنے کے لئے ایک معاہدے پر دستخط کئے۔(CEDAW-1996) اور وزارت ترقی خواتین عورتوں پر تشدد اور اُنکی ترقی جیسے اہم موضوعات کو اجاگر کرنے کے لئے قائم کی گئی جس کا کام مختلف اداروں کے ساتھ موئثر تعلقات قائم کرنا ہے۔

---

[3] Aurat Foundation: Situation of violence against women in Pakistan –January to March, April to June 2008
[4] https://www.af.org.pk/PDF/VAW%20reports%20AND%20PR/VAM%202014.pdf
[5] https://hrcp-web.org/hrcpweb/campaigns/
[6] https://www.af.org.pk/PDF/VAW%20Reports%20AND%20PR/VAW%202014.pdf

(CRC) جیسے معاہدے پاکستان میں بچوں کے تحفظ اور ترقی کو یقینی بنانے کے ذمہ دار ہیں۔ جبکہ قومی ایکشن پلان 2000، برائے خواتین اور اطفال نے عورتوں اور بچوں کے خلاف ہونے والے تشدد کو ختم کرنے کے لئے ہونے والی پیش رفت میں مثبت کردار ادا کیا ہے۔

حکومت پاکستان نے کچھ اور اہم اقدامات کئے ہیں۔

i) فوجداری ترمیمی بل (2004)

ii) تحفظ خواتین بل (2006) وغیرہ۔

وزارت ترقی خواتین نے عورتوں پر تشدد کو ختم کرنے اور اُن کی ترقی جیسے اہم موضوعات کی پیش رفعت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ وزارت ترقی خواتین نے تشدد کا شکار ہونے والی خواتین کے لئے 25 سنٹروں کا اجراء کیا ہے جن میں سے ایک نے اپنا کام جون 2008 سے پاکستان بھر میں شروع کر دیا ہے۔

ماضی قریب میں بچوں کے خلاف ظلم و زیادتی جیسے اہم موضوع پر کام کرنے کے لئے پنجاب کی حکومت نے نادار اور نظر انداز ہونے والے بچوں کے لئے ایک خصوصی قانون کا اجراء کیا۔ جس کا نام نادار اور نظر انداز کئے جانے والے بچوں کا ایکٹ مجریہ "2004" رکھا گیا۔ اُس ایکٹ کے تحت پاکستان کے 6 اضلاع میں بچوں کے لئے خصوصی حفاظتی ادارے (CPB) بنائے گئے ہیں۔

غیر سرکاری ادارے

خواتین اور بچوں کے حقوق کے کئی غیر سرکاری ادارے اور تنظیمیں گزشتہ کئی سالوں سے خواتین اور بچوں پر ہونے والے تشدد کے خلاف مہم چلانے میں مصروف ہیں۔ خواتین محاذ عمل کا قیام 1981 میں عمل میں آیا۔ جب ضیاء دور کے کالے قوانین حدود آرڈینس (Ordinance) قوم پر مسلط کئے گئے۔ اُس وقت صرف مٹھی بھر افراد اور

۷۔ "تحفظ خواتین بل" میں حدود آرڈینس کی سب سے خطرناک اور متنازعہ شیقوں کو تو حذف کر دیا گیا ہے مگر اس میں شادی کے رشتے میں زنا بالجبر کے بارے میں کوئی قانون سازی نہیں کی گئی "فوجداری قوانین ترمیم ۲۰۰۴" جس کے مطابق غیرت کے نام پر قتل کو جرم قرار دیا گیا ہے۔ مگر "بدل صلح" کی شق پر کوئی کاروائی نہیں کی گئی۔

ادارے ہی اس نازک موضوع پر کام کر رہے تھے۔ تاہم گزشتہ دہائی میں کئی تنظیموں نے اِن موضوعات کو اپنے کام کا حصہ بنایا ہے۔ یہ ادارے اِن مسائل پر چھائی گہری خاموشی کو توڑنے میں اہم کردار کر رہے ہیں۔ بہت سی تنظیموں اور اداروں نے اپنے آپ کو بین الاقوامی اداروں کے نیٹ ورک سے منسلک کر رکھا ہے۔ تا کہ حکومتی اداروں کو حقیقتاً حفاظتی قوانین برائے اطفال اور خواتین اپنانے پر مجبور کیا جا سکے۔ حالیہ دور میں کئی غیر سرکاری تنظیمیں قومی اور ضلعی سطح پر تشدد سے متاثرہ افراد کے لئے قانونی، نفسیاتی امداد اور پناہ گاہیں مہیا کر رہی ہیں۔

۳۔ حرمت رہنما اصولوں کا استدلال اور طریقہ کار

یہ ایک طے شدہ امر ہے کہ تشدد سے متاثرہ افراد کے لئے کام کرنے والے اداروں کے فلسفے، اقدار اور طریقۂ کار میں کافی تفاوت پایا جاتا ہے۔ ایک مسلمہ اصول ہے کہ تشدد سے متاثرہ افراد چونکہ اپنے حقوق اور اپنے لئے کام کرنے والے اداروں کے فرائض سے ناواقف ہوتے ہیں۔ اِس لئے بالواسطہ یا پھر بلاواسطہ طور پر اِن اداروں کی طرف سے نظرانداز حتیٰ کہ استحصال کا شکار ہو جاتے ہیں۔ دوسری جانب غیر سرکاری تنظیمیں اور افراد بھی اس امر سے بخوبی آگاہ نہیں ہیں کہ اِنہیں تشدد سے متاثرہ افراد کے ساتھ کام کرتے ہوئے بہت سی مشکلات اور مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا۔

جیسا کہ،

آیا کہ ہم تشدد سے متاثرہ افراد کو بااختیار بنا رہے ہیں یا اِنہیں اپنے اداروں پر انحصار کرنا سکھا رہے ہیں؟

آیا کہ ہم ذرائع ابلاغ کے ذریعے اِن کے مسائل کی نشاندہی کر رہے ہیں یا تشدد سے متاثرہ افراد کے لئے مزید مشکلات کھڑی کر رہے ہیں؟

یا پھر ہمارے لیے تشدد سے متاثرہ افراد سے کس حد تک معلومات حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور کس حد تک یہ مداخلت بے جا ہو سکتی ہے۔

عام طور پر اِن سوالات کے جوابات سادہ اور واضح طور پر سمجھ میں آنے والے نہیں ہیں۔

ہمارے ارد گرد ایسے بہت سے واقعات موجود ہیں۔ جہاں تشدد سے متاثرہ افراد کی غیر ضروری میڈیا کوریج اور

اُن کو مظاہروں میں سامنے لا کر اُن کا استحصال کیا گیا۔ جب ایسے افراد اور اداروں تک پہنچ کر اِن سے اِس کی وجوہات کے بارے میں پوچھا گیا تو اُنہوں نے اپنے اِس عمل کو متاثرہ افراد کی رضامندی سے اُٹھائے جانے والے اقدام کے طور پر پیش کر کے اپنے آپ کو ذمہ دار گردانئے سے انکار کیا حالانکہ بدقسمتی سے بہت دفعہ تشدد سے متاثرہ افراد کی جسمانی حرکات وسکنات اور مکمل وجود اِس بات کی نفی کر رہے ہوتے ہیں۔ بہت سے ادارے کئی دفعہ تشدد سے متاثرہ فرد کے ذرائع ابلاغ اور غیر ملکی وفود کے ساتھ انٹرویوز کرواتے ہیں۔ جہاں پر اِن کو اجنبیوں کے سامنے لا کر اپنے ناخوشگوار تجربات کو بار بار دہرانے کا کہا جاتا ہے۔

بچے دنیا بھر میں ایک بے بس گروہ کے طور پر تسلیم کیے جاتے ہیں، بچوں کے ساتھ کام کرتے ہوئے سوچنا سمجھنا ،فیصلہ کرنے اور معلومات تک رسائی حاصل کرنا وغیرہ اہم مسائل کے طور پر سامنے آتے ہیں جبکہ بالغ افراد کے ساتھ اُن کی نوعیت ایسی نہیں ہوتی۔ پاکستان جیسے معاشرے میں جہاں حکومت ایسے بچوں کی بحالی کے لئے کوئی اقدامات نہیں کرتی جو اپنے خاندان کے ساتھ رہنا نہیں چاہتے۔ وہاں خدمات مہیا کرنے والے افراد یا اداروں کے لئے یہ انتہائی ضروری ہے وہ ہر قدم اُٹھاتے ہوئے اُس بات کو مدِنظر رکھیں کہ کیا یہ قدم بچے کے بہترین مفاد میں ہے یا یہ اُسکے لئے مزید استحصال کا باعث بن جائے گا۔

تشدد سے متاثرہ افراد کے ساتھ کام کرنے والے لوگ مختلف پس منظر سے تعلق رکھتے ہیں۔اور اِن کے اپنے مختلف تجربات اور رویے ہوتے ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ وہ خود بھی تشدد سے متاثرہ رہ چکے ہوں۔اور انہوں نے کبھی اپنے تجربات کے بارے میں بات نہ کی ہو۔ یہ بہت عام بات ہے کہ ایسے افراد شعوری طور پر اور کئی دفعہ غیر شعوری طور پر اپنے احساسات، جو کہ نفرت، غصہ اور بے بسی کے ہو سکتے ہیں سے آگاہ نہ ہوں اور اُنھیں تشدد سے متاثرہ فرد پر مسلط کرنے کی کوششیں کریں۔ بہت دفعہ تشدد سے متاثرہ فرد سے حاصل ہونے والی معلومات کا استعمال اِن کی بحالی کے بجائے مدد فراہم کرنے والے افراد کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ہوسکتا ہے۔ مدد فراہم کرنے والے افراد کا بار بار اپنے رویوں پر نظر ثانی کرتے رہنا ضروری ہے اور یہ اِن کے کام میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

تشدد سے متاثرہ افراد کے ساتھ کام کرنے کے لئے مناسب ضابطہ اخلاق کی اہمیت

روزن ایک غیر سرکاری تنظیم ہے جو جذباتی اور ذہنی صحت اور خاص طور تشدد کے خاتمے جیسے اہم موضوعات پر کام کرتی ہے۔ یہ ادارہ پچھلے کافی عرصہ سے تشدد سے متاثرہ افراد کے ساتھ کام کر رہا ہے۔ اپنے اِس کام کے دوران روزن نے مختلف خدمات پہنچانے والے اداروں اور افراد کے لئے با قاعدہ ضابطہ اخلاق اور رہنما اصولوں کی ضرورت کو نہ صرف محسوس کیا بلکہ تشدد سے متاثرہ فرد کے ساتھ کام کرنے کے طریقہ کار کو سہل بنانے کے لئے پہلا قدم اُٹھایا۔

پہلا ایڈیشن

روزن نے اِس مقصد پر کام کے لئے تشدد کے موضوع اور متاثرہ افراد کے ساتھ کام کرنے والے اداروں اور افراد سے غیر رسمی بات چیت کا آغاز کیا۔ مختلف اداروں کی جانب سے اِس موضوع پر دلچسپی نے روزن کا حوصلہ بڑھایا کہ وہ اِن رہنما اصولوں کو بنانے کے لئے ایک مشترکہ لائحہ عمل کا آغاز کر سکے۔ مختلف اداروں کی جانب سے اِس موضوع میں دلچسپی کے اظہار کے بعد ایک گروپ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس نے اِن رہنما اصولوں کو مرتب کرنے کے لئے باضابطہ مشاورت اور بات چیت کا سلسلہ شروع کیا۔

شروع میں 15 اداروں نے 4 اور 5 جولائی 2003 کو ہونے والے اجلاس میں شرکت کی۔ جن کی مدد سے رہنما اصولوں کو تیار کرنے کے کام کا آغاز ہوا۔ پہلی ورکشاپ میں درج ذیل باتیں زیر غور آئیں ۔

- تشدد سے متاثر، لوگوں کے ساتھ کام کرنے کے ضوابط میں مشکلات اور اِن کے محرکات کی نشاندہی اور انکو سمجھنے کے لئے رہنما اصول۔
- تشدد سے متاثرہ افراد کی حرمت، تحفظ اور حقوق کے رہنما اصولوں کا پہلا خاکہ تیار کرنا۔
- اِن رہنما اصولوں کو لاگو کرنے کے طریقہ کار پر بات چیت کا آغاز کرنا۔

رہنما اصولوں کا مسودہ تیار کرنے کے لئے اجلاس کے پہلے حصے میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ رہنما اصولوں پر شامل مسودے کا خاکہ تمام شرکاء کی رائے اور تجاویز کے لئے بھیجا گیا۔ اور کچھ اداروں کو کہا گیا کہ وہ اِس مسودے

پر اپنے اداروں کے ساتھ ساتھ تشدد سے متاثرہ افراد کی بھی رائے لیں۔

روزن نے شرکاء کی جانب سے موصول ہونے والی تجاویز اور رائے کو اپنے پاس محفوظ کر لیا اور مسودہ تیار کرنے والی کمیٹی کے ساتھ مل کر تجاویز اور رائے پر نظر ثانی کے بعد پہلا مسودہ تیار کیا گیا جو 2004 میں چھپا گیا۔ اِس موقع پر حرمت نے لوگوں اور اداروں کا ایک نیٹ ورک بنایا جو متاثرہ افراد کے لئے ضابطہ اخلاق کے اصولوں پر رہنمائی کا کام سرانجام دے۔ جبکہ حرمت میں شامل افراد اور اداروں نے اُن متاثرہ افراد کی بحالی اور حقوق کے لئے کام جاری رکھا۔ (دیکھیں صفحہ نمبر 9-37)

دوسرا ایڈیشن

مسودے پہ نظر ثانی کا کام پہلا ایڈیشن چھپنے کے تین سال بعد شروع کیا گیا۔ پہلا ایڈیشن 2004 میں ایک کتابچہ کی صورت میں شائع ہو چکا ہے۔ حرمت کے ارکان وقتاً فوقتاً مختلف افراد اور گروہوں سے اِن رہنما اصولوں کے بارے میں رائے لیتے رہے ہیں۔ اِس مشاورت میں تشدد سے متاثرہ افراد یا وہ افراد اور ادارے جو تشدد سے متاثرہ افراد کے لئے کام کرتے ہیں شامل ہیں۔

حرمت کا تیسرا سالانہ اجلاس 2007 میں منعقد ہوا۔ اُس اجلاس میں مسودے کے ایسے حصوں کی نشاندہی کی گئی جن کو مزید وضاحت کی ضرورت تھی۔ یا پھر ان کو نئے سرے سے لکھا جانا ضروری تھا۔ تاکہ مسودے کو مزید بہتر کیا جا سکے۔ مثلاً بے بسی کی تعریف کو واضح کرنا جو کہ رہنما اصولوں کی وضاحتوں والے باب میں موجود ہے یا پھر:

- تشدد سے متاثرہ بچوں کے لئے رہنما اصولوں کو مزید بہتر بنانا
- خدمات مہیا کرنے والے افراد اور اداروں کی حفاظت والے باب کو مزید بہتر بنانا وغیرہ
- اِسی اجلاس کے دوران ایک نئی رضا کار کمیٹی تشکیل دی گئی جس کا مقصد مسودے پر نظر ثانی کرنا تھا

دو اجلاسوں کے بعد اِس رضا کار کمیٹی نے دوسرے ایڈیشن کے لئے نظر ثانی شدہ مسودہ حرمت کے چوتھے سالانہ اجلاس منقعدہ دسمبر 2008 میں پیش کیا۔ اُس اجلاس میں مسودہ پر باقی اراکین کی رائے حاصل کی گئی۔ اور اس اجلاس میں حاصل کی جانے والی تجاویز کو مسودے کا حصہ بنایا گیا۔ 2009 میں اِن رہنما اصولوں کا دوسرا ایڈیشن

شائع کر دیا گیا۔

٤۔ رہنما اصولوں کو کیسے استعمال کیا جائے

یہ رہنما اصول تشدد کا شکار ہونے والے افراد کی حفاظت کے لئے بنائے گئے ہیں۔ تا کہ متاثرہ افراد کو تشدد کرنے والے اور ان کے ساتھیوں کے مزید تشدد اور دھمکیوں سے بچایا جا سکے اور ساتھ ہی اُنکی حفاظت کرنے والے افراد کی دانستہ یا غیر دانستہ بدسلوکی سے بھی ان کی حفاظت کی جا سکے۔

تنظیموں کے لئے رہنما اصول

یہ رہنما اصول اُن تنظیموں کے لئے ہیں جو تشدد سے متاثرہ افراد کے ساتھ کام کرتے ہیں خاص طور پر اُن کارکنوں کے لئے جو اِن تنظیموں میں متاثرہ افراد کے لئے کام کرتے ہیں۔ یہ اصول اُن لوگوں کے لئے بھی ہیں جو کسی ادارے کے ساتھ منسلک ہوئے بغیر اپنی خدمات متاثرہ افراد کو مہیا کرتے ہیں۔(مثلاً طبی، قانونی، نفسیاتی مشاورت وغیرہ)۔

رہنما اصولوں کی کچھ حدود

اِن رہنما اصولوں کا مقصد پیچیدہ کیسز یا اخلاقی الجھنوں سے نمٹنے کے لئے آسان جوابات یا حل تجویز کرنا نہیں ہے۔ اِن رہنما اصولوں کا مقصد تشدد سے متاثرہ افراد کی مدد اور اُن کے ساتھ کام کرتے ہوئے اُنکے مسئلے کو کسی نتیجہ پر پہنچانے کے عمل کو سہل بنانا ہے۔ یہ عین ممکن ہے کہ یہ رہنما اصول تمام مسائل کا حل پیش نہ کر سکیں مگر اس راہ پر پہلے قدم کی حیثیت ضرور رکھتے ہیں۔

خود آگاہی کی اہمیت

بہت ممکن ہے کہ اِن رہنما اصولوں کو استعمال کرنے والے اداروں اور افراد کو اخلاقی الجھنوں سے نمٹتے ہوئے مشکل حالات کا سامنا کرنا پڑے۔ اِن مشکل حالات کا سامنا کرنے کے لئے اُن افراد اور اداروں کا ایماندارانہ اور

بے خوف ہونا نہایت ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تشدد سے متاثرہ افراد کے ساتھ کام کرنے والے تمام افراد اور اداروں کو خود بھی سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔

اصطلاحات کا استعمال

چند اہم الفاظ اور اُن کے معنی رہنما اصولوں کے آخر میں اصطلاحات کے استعمال کے طور پر پیش کئے گئے ہیں۔ اِن الفاظ کو رہنما اصولوں کے تناظر میں خاص معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ اور اِنہیں کتاب میں جابجا نمایاں کر دیا گیا ہے تاکہ مطلب سمجھنے میں آسانی رہے۔ اِن الفاظ کو آخر میں بھی حروف تہجی کے لحاظ سے درجہ بند کر دیا گیا ہے۔

رہنما اصولوں کی ترویج اور پاسداری کا طریقہ کار

یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ جو ادارے اِن رہنما اصولوں کو استعمال کرنے کا فیصلہ کریں وہ سب سے پہلے اِس کی باقاعدہ طور پر توثیق کریں اور اپنے دفتر کے تمام سٹاف، رضاکار اور ساتھی اداروں کو اِس سے آگاہ کریں۔ پھر وہ ادارہ ایک ایسی کمیٹی تشکیل دے جس کا بنیادی کام اپنے ادارے کے کام میں ان اصولوں کی پاسداری کا خیال رکھنا ہو۔

۵۔ حادثے سے گزرنے والے متاثرہ افراد کے تحفظ کے لئے رہنما اصول

تشدد سے متاثرہ افراد کو مدد فراہم کرنے والے افراد یا اداروں کے تحفظ اور استحکام کے لئے مندرجہ ذیل قواعد و ضوابط واضح کئے گئے ہیں جن کی پاسداری ضروری ہے۔

۱۔ متاثرہ افراد کی حرمت، عزت نفس اور تحفظ کو پہلی ترجیح دی جائے۔
۲۔ متاثرہ فرد کے تحفظ کو ادارے کے اصولوں پر ترجیح دی جائے گی۔
۳۔ متاثرہ فرد یا افراد کے ساتھ کام کرتے ہوئے بنیادی مقصد اُن کا تحفظ ہو نہ کہ اُن کو نقصان پہنچانا۔

۴۔ اپنی زندگی اور بہتری کے لئے کئے گئے تمام فیصلوں میں متاثرہ افراد خود حصہ لیں۔

۵۔ متاثرہ افراد یا فرد کی حرمت اِن اصولوں کے تحت یقینی بنایا جائے گا۔

- اخفائے راز کا خیال رکھا جائے گا۔
- تشدد سے متاثرہ افراد کی آزادانہ فیصلہ سازی کو یقینی بنایا جائے گا۔
- غیر ضروری مداخلت کو ناممکن بنایا جائے گا۔
- تمام معلومات متاثرہ افراد کی رضامندی سے حاصل کی جائیں گی۔

۶۔ متاثرہ فرد یا افراد کی معاونت کرتے ہوئے ، ذات، برادری، جنس، عمر، زبان، رنگ ونسل، عقائد اور پیشے کا کوئی امتیاز نہیں برتا جائیگا۔

۷۔ متاثرہ فرد یا افراد کو بہترین خدمات مہیا کرنا معاون ادارے یا فرد کی اہم ترجیح ہوگا۔

۸۔ دوطرفہ وفاداری کے معاملات میں متاثرہ فرد کے تحفظ اور بہتری کو اہمیت دی جائے گی۔

۹۔ ہنگامی معاملات التوا کے بغیر طے کئے جائیں گے۔

۱۰۔ سب لوگوں کو چاہیے کہ بہتر تبدیلی کے لئے کام کریں۔ تاکہ بہتر معاشرہ تشکیل دیا جا سکے۔

بنیادی اصول

- تحفظ
- تشدد سے گزرنے والے افراد کا بہترین مفاد
- تشدد سے متاثرہ افراد کو فائدہ پہنچانا
- شمولیت
- احترام
- غیر جانبداری
- اچھی خدمات تک رسائی
- بحران میں فوری خدمات
- تبدیلی پر یقین

٦۔ رہنما اصول

رہنما اصولوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ادارے اور خدمات مہیا کرنے والے افراد کے لئے یہ رہنما اصول اہم حقوق اور فرائض پر روشنی ڈالتے ہیں۔ جن کو کیسز کو حل کرتے وقت مدِنظر رکھنا ضروری ہے۔

تشدد سے متاثرہ افراد کے حقوق کی تفصیل اِس کتابچے کے آخر میں موجود ہے۔ جسے اِن افراد کے مطالبہ پر پیش

کیا جا سکتا ہے۔

ا۔ تنظیموں کے لئے رہنما اصول

یہ رہنما اصول تنظیموں اور تشدد سے متاثرہ افراد کے ساتھ انفرادی طور پر کام کرنے والے افراد اور رضا کاروں کے فرائض پر بھی روشنی ڈالتے ہیں۔ دونوں طرح کے رہنما اصول یعنی تنظیموں اور انفرادی افراد کے لئے، دراصل تنظیم والے حصے میں بھی شامل ہیں۔

- نظام کار کی وضاحت
- خدمات اور ریفرل
- ذرائع ابلاغ اور تشہیر
- خدمات مہیا کرنے والے افراد کی تربیت اور دیکھ بھال

یہاں پر یہ عمل قابلِ غور ہے کہ وہ تنظیمیں جو تشدد سے متاثرہ افراد کے ساتھ کام کر رہی ہیں کو دو درجوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

(ا) حقوق / خدمات مہیا کرنے والی تنظیمیں جن میں سرکاری اور غیر سرکاری ادارے، غیر سرکاری تنظیمیں، اسپتال، اور فلاحی ادارے شامل ہیں۔

(ب) ایسے ادارے جو تشدد سے متاثرہ افراد کے لئے باقی خدمات کے علاوہ رہائش بھی مہیا کرتے ہیں اِن میں حکومت کے مہیا کردہ سہولیات مثلاً دارالامان اور ویمن سنٹر۔ اِن کے ساتھ ساتھ نجی پناہ گاہیں برائے خواتین اور اطفال۔ اگر زیادہ وضاحت کی جائے تو ایسے ادارے جو معاشرے کے ٹھکرائے ہوئے تشدد سے متاثرہ افراد کے لئے پناہ گاہ مہیا کرتے ہیں۔ اِن اداروں میں افراد باضابطہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کی اوقات کار کو واضح طور پر تین حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ جس میں روزمرہ کے معمولات، کام اور تفریح، اِس سے یہاں پر رہنے والے متاثرہ افراد کے ذہنی دباؤ کو کم کرنے میں خاطر خواہ مدد حاصل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رہنما اصول ایسے افراد کی زندگیوں میں ایک اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

اِن میں یہ اصول اور ضابطہ کار شامل کئے جا سکتے ہیں:۔

- بحرانی صورتحال میں خصوصی توجہ اور طریقۂ کار۔
- تشدد سے متاثرہ افراد کے ساتھ غیر حساس رویہ اپنانے کی صورت میں کارروائی کے لئے واضح ضابطہ کار۔
- ریفرل حاصل کرنے کے لئے واضح طریقہ کار۔
- میڈکولیگل اور تھانے میں رپورٹ درج کروانے کے بارے میں معلومات۔
- جاری اور بند ہو جانے والے کیسز کا فالواپ۔
- تشدد سے متاثرہ افراد اور خدمات مہیا کرنے والے افراد کو درپیش خطرات کے بارے میں آگاہی حاصل کرنے کا طریقۂ کار۔
- خدمات بہم پہنچانے والے افراد کے تحفظ کے بارے میں اقدامات۔
- تشدد سے متاثرہ افراد کے ساتھ کام کرنے والے افراد کے کاموں کی فہرست کا اعادہ اور اگر ضروری ہو تو ضابطہ اخلاق کو یقینی بنانے والے عوامل کا اضافہ مثلاً،
  - رازداری
  - احترام
  - غیر جانبداری وغیرہ
  - اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا نہ کرنے کی صورت میں تادیبی کارروائی کا ضابطہ

ملازمت دیتے ہوئے ریفرل حاصل کرنے کے لئے چند اہم سوالات

- خدمات بہم پہنچانے والے کی خوبیاں اور خامیاں کیا ہیں؟
- خدمات پہنچانے والے فرد کے پیشہ وارانہ تعلقات اپنے منیجر ساتھیوں اور تشدد سے متاثرہ افراد کے ساتھ کیسے ہیں؟
- کیا آپ کوئی ایسی بات جانتے ہیں جس کی وجہ سے ہم اِس شخص کو ملازمت نہ دیں؟
- کیا آپ اس شخص کو دوبارہ اسی آسامی کے لئے رکھ سکتے ہیں؟
- کیا کبھی اِس فرد کے خلاف رسمی یا غیر رسمی طور پر کوئی تادیبی کارروائی کی گئی جب یہ آپ کے ادارے میں ملازم تھا؟

نظام کار کی وضاحت

۱۔ دلچسپی لینے والی تنظیمیں تشدد سے متاثرہ افراد کی بحالی اور رہنما اصولوں کی توثیق کریں۔

۲۔ تنظیمیں اس بات کا اہتمام کریں کہ تمام سٹاف جو کہ تشدد سے متاثرہ افراد کو خدمات مہیا کرتا ہے کو اِن رہنما اصولوں کی آ گاہی دی جائے۔ اور اِن افراد کے کام کرنے کے طریقہ کار کو اِن رہنما اصولوں کے تابع کیا جائے۔

۳۔ تشدد سے متاثرہ افراد کے ساتھ کام کرنے والی تنظیمیں واضح طور پر خدمات مہیا کرنے کا طریقہ کار واضع کریں۔

۴۔ تشدد سے متاثرہ افراد کو اپنے کیسز زیر بات کرنے کے لئے ایک قابلِ اعتماد، محفوظ اور آرام دہ ماحول فراہم کیا جائے۔ اور آئندہ کا لائحۂ عمل تیار کرتے ہوئے راز داری کا ہر ممکن خیال رکھا جائے۔ تشدد سے متاثرہ خواتین کے لئے کم سے کم پہلی ملاقات کے لئے کسی خاتون اہلکار کا انتخاب کیا جائے۔

۵۔ تشدد سے متاثرہ افراد کے ساتھ کام کرنے والے افراد کو ملازمت دیتے ہوئے خاص طور پر چھان بین کی ضرورت ہوتی ہے۔ لازمی ہے اُن کے طبعی رجحان کو مدِ نظر رکھ کر اُن کو ایسی ملازمتوں کے لئے منتخب کیا جائے اور اُن کی سابقہ جائے ملازمت سے بھی رائے لے لی جائے۔ خاص طور پر اگر یہ افراد بچوں کی دیکھ بھال کے لئے ملازم کئے جا رہے ہوں۔

۶۔ تنظیموں اور اداروں میں ملازمت کرنے والے افراد کے لئے با قاعدہ قواعد و ضوابط ہونے چاہیے اور ملازمت کی سالانہ توثیق کے موقعے پر پھر اُنکی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے نہ صرف اُن کے ساتھی اراکین کی رائے لی جائے بلکہ اِن افراد کی رائے کو بھی اہمیت دی جائے جن کے ساتھ وہ کام کر رہے ہوں۔

۷۔ تشدد سے متاثرہ افراد کے ساتھ کام کرنے والے افراد کو اُنکے فرائض کا چارٹ دیتے ہوئے یہ انتہائی ضروری اطلاع بھی دی جائے کہ اُن فرائض میں کوتاہی کی صورت میں اُن کے ساتھ کیا برتاؤ کیا جائے گا۔

۸۔ ہنگامی کیسز اور معاملات کو فوری طور حل کیا جائے۔ اور اُنکو باضابطہ طور پر تحریر بھی کیا جائے تا کہ کسی ابہام

کا شبہ نہ رہے۔

۹۔ تشدد سے متاثرہ افراد کے کیسز کے بارے میں دستاویزات کی رسائی صرف متعلقہ سٹاف تک ہی ہونی چاہیے۔ اپنے ادارے سے باہر کے افراد کو یہ رسائی فراہم کرتے ہوئے تشدد سے متاثرہ افراد سے اجازت لینا لازمی ہے۔ یہ امر بھی اہم ہے کہ یہ افراد کسی بھی وقت یہ اجازت منسوخ کر سکتے ہیں۔

۱۰۔ حتیٰ الامکان کوشش کی جائے کہ تشدد سے متاثرہ افراد کے کیس کا تصویری ریکارڈ نہ بنایا جائے اور جہاں یہ کرنا ناگزیر ہو وہاں پر ایسا صرف اِن افراد کی اجازت سے کیا جائے۔ اور کیسز کے حل ہوتے ہی یہ ریکارڈ ضائع کر دیا جائے۔

۱۱۔ کسی خاص کیس کو اگر مثالی واقع کے طور پر پیش کرنا مقصود ہو تو لازمی ہے کہ اس میں سے تشدد سے متاثرہ افراد کے بارے میں تمام معلومات نکال دی جائیں۔

۱۲۔ اگر تشدد کرنے والا تشدد سے متاثرہ فرد کا سرپرست ہو یا پھر سرپرست کوئی ایسا فیصلہ کرے جسے ادارہ متاثرہ فرد کے لیے نقصان دہ سمجھتا ہو تو ایسی صورت حال میں متاثرہ فرد کو اپنی نگرانی میں لینے کے لیے ادارہ ممکنہ طریقوں پر غور کرے۔ اگر محفوظ نگرانی ممکن نہ ہو تو ادارے کو چاہیے کہ دیرپا حل ڈھونڈنے تک اس کو اپنی نگرانی میں رکھے۔

۱۳۔ ناگزیر حالات میں تنظیموں اور اداروں کو چاہیے کہ وہ تشدد سے متاثرہ افراد کی عدالتی تحویل بھی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ تنظیموں کو عام طور پر کسی کی عدالتی تحویل لینے کے قابل نہیں سمجھا جاتا۔ اس

کیس سٹڈی

پیر بھت ترقیاتی تنظیم نے ایک نوعمر بچی کا کیس حل کیا۔ جس کو اُس کے باپ نے فروخت کر دیا تھا۔ پولیس نے اُس کے باپ اور خریدار دونوں کو گرفتار کر لیا۔ اُس کی میڈیکل رپورٹ کے مطابق اُس کے ساتھ جنسی زیادتی کی گئی تھی۔ عدالت نے عارضی طور پر اُس کی تحویل ایک لیڈی کانسٹیبل کے حوالے کر دی۔ پیر بھت نے اُس بچی کی تحویل خود لینی چاہی تو انکشاف ہوا کہ تنظیم اور اداروں کو عدالتی تحویل نہیں کی جا سکتی۔ اِس موقع پر پیر بھت کے ایک ذمہ دار اہلکار نے ذاتی طور پر یہ عدالتی تحویل حاصل کر لی۔ بعد ازاں اِس لڑکی کو کراچی میں واقعہ پناہ شلٹر کے حوالے کر دیا گیا۔

لئے عین ضروری ہے کہ ادارے کا کوئی ذمہ دار فرد عدالتی تحویل حاصل کرے بعد ازاں اس ذمہ دار فرد کی حفاظت متعلقہ ادارے کی ذمہ داری ہونی چاہیے۔

۱۴۔ حادثہ یا زیادتی سے گزرنے والے افراد کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے مسلّم ہے کہ۔

- تمام معلومات حادثے یا زیادتی سے گزرنے والے فرد یا افراد تک پہنچا دی جائیں۔
- حادثہ یا زیادتی کی تمام جزئیات اور تفصیلات پہ تفصیلی بحث کی جائے۔
- یہ معلومات کسی دباؤ کے بغیر حاصل کی جائیں۔
- یہ معلومات ایسا فرد حاصل کرے جس کے ساتھ حادثے سے گزرنے والا فرد یا افراد آرام دہ محسوس کریں۔
- جب حادثے سے گزرنے والا فرد یا افراد محفوظ اور آرام دہ جگہ پر ہو۔

اہم نکتہ

جب یہ محسوس کیا جائے کہ تشدد سے متاثرہ افراد اِس وقت درست فیصلہ کرنے کے اہل نہیں تو فیصلہ سازی کو موخر کیا جاسکتا ہے تا کہ یہ فرد سوچ سمجھ کر اور اپنے مفادات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کر سکے یا پھر کسی ایسے فرد کو جو کہ تشدد سے متاثرہ فرد کا دوست یا اہل خانہ ہو کو بھی فیصلہ سازی میں شریک کیا جاسکتا ہے جو کہ اِس فرد کے بہترین مفاد میں فیصلہ کر سکے۔

۱۵۔ قانونی خدمات مہیا کرتے وقت ضروری ہے کہ تشدد سے متاثرہ افراد کی رضامندی تحریری طور پر حاصل کر لی جائے۔ یہ تحریری اجازت ان افراد یا اداروں کے لئے سودمند ثابت ہوگی۔

۱۶۔ مسلمہ معلومات اگر کسی بچے سے حاصل کی جارہی ہیں تو یہ نہایت ضروری ہے کہ بچے کے والدین یا سرپرست کو مطلع کیا جائے مگر اِس بات کا خیال رکھا جائے کہ یہ افراد اِس معاملے میں فریق نہ ہوں۔

۱۷۔ اگر متاثرہ فرد یا افراد بالغ (18 سال یا زیادہ عمر کے) ہیں تو آخری فیصلہ اِن کا ہی ہونا چاہیے۔ مگر اُن کو فیصلے کی اونچ نیچ سے ضرور آگاہ کریں۔

۱۸۔ تشدد سے متاثرہ افراد کے کیس میں واقعے سے جڑے ہوئے ہر فرد کے ساتھ گفتگو اور مُباحثہ کرنا ضروری ہے تاکہ اِن افراد کے لئے سب سے بہتر حل سوچا جا سکے۔

۱۹۔ تشدد سے متاثرہ تمام افراد اور ان کے خاندانوں کو حرمت کے رہنما اصولوں سے آگاہ کریں جو کہ اُن کی حفاظت اور حقوق کے لئے مرتب کئے گئے ہیں۔ (صفحہ نمبر 24 پر دیئے گئے ہیں)۔ اِن رہنما اصولوں کو پوسٹر کی صورت میں بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔

خدمات اور ریفرل

۲۰۔ ہر ادارہ بلا واسطہ یا بلواسطہ طور پر حادثے سے گزرنے والے افراد کو یہ خدمات ضرور مہیا کرے۔

- نفسیاتی مشاورت
- طبی مشاورت
- قانونی مشاورت
- از سرِ نو بحالی کی کوشش
- جائے پناہ یا اُس کی تلاش میں تعاون
- پولیس کی مدد
- مالی امداد

۲۱۔ ریفرل خدمات تجویز کرتے ہوئے یہ مدِنظر رہے۔ اِن کا معیار اور حساسیت اعلیٰ درجے کا ہو۔ اور یہ مالی لحاظ سے بھی متاثرہ افراد سے ہم آہنگ ہوں۔ اگر اعلیٰ درجے کے ریفرل موجود نہ ہوں تو تشدد سے متاثرہ افراد کو پہلے ہی اِن کے بارے میں آگاہ کر دیا جائے۔

۲۲۔ تشدد سے متاثرہ افراد کے کیسز کا ایک واضح لائحۂ عمل ترتیب دیا جائے۔ حتیٰ کہ کیسز کے ختم ہونے کے بعد بھی اگر ضروری ہو تو اِن افراد کے ساتھ رابطہ بحال رکھا جائے لیکن اس کے لئے بالغ افراد سے پیشگی اجازت لے لی جائے جبکہ بچوں کی صورت میں رہنما اصول نمبر 16 کو مدِنظر رکھا جائے۔

کیس اسٹڈی مسماۃ "ن" نے "میرا گھر" میں پناہ حاصل کی کیونکہ اُسکا خاوند زبردستی اُسکی نابالغ بیٹی کی شادی کرنا چاہتا تھا۔ "میرا گھر" نے نہ صرف اُس کی حفاظت کا بندوبست کیا بلکہ قانونی امداد کے ذریعے ن کو اپنی جائیداد اپنے خاوند سے واپس حاصل کرنے میں بھی مدد مہیا کی بعد میں ن نے اکیلے رہنا شروع کر دیا اور دوسری شادی بھی کر لی مگر جلد ہی اُس کے پہلے خاوند نے اُس کی زندگی میں دخل دینا شروع کر دیا جس کی وجہ سے اُس کی اپنے دوسرے خاوند سے ناچاقی ہوگئی اس موقع پر نور ایجوکیشن ٹرسٹ جو کہ اِس کیس کو باقاعدہ طور پر فالو کر رہا تھا نے پھر سے مسماۃ ن کا ساتھ دیا اور اُسکی قانونی معاونت کر کے پہلے خاوند سے نجات دلائی اور دوسرے خاوند سے اُسکی صلح کروائی۔

۲۳۔ نہ صرف تشدد سے متاثرہ افراد کے ساتھ فالو اپ بلکہ ریفرل خدمات مہیا کرنے والے افراد اور اداروں کے ساتھ بھی فالو اپ ضروری ہے۔

۲۴۔ مقامی اور قومی سطح کا ریفرل نیٹ ورک بنانا بھی انتہائی ضروری ہے۔ خاص طور پر اِس کی ضرورت دور دراز اور دیہی علاقوں میں پیش آتی ہے۔ جہاں اچھی سہولیات کا فقدان ہوتا ہے۔ یہ ریفرل خدمات مشکل اور متنازعہ کیسز میں بھی استعمال کی جاسکتی ہیں۔

۲۵۔ اگر کسی کیس کو دو یا دو سے زائد تنظیمیں ملکر حل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں تو لازم ہے کہ اُن کی کوششیں باہم مربوط ہوں۔ تشدد سے متاثرہ افراد کے بہترین مفاد کو مدِنظر رکھتے ہوئے بہت ضروری ہے کہ یہ تنظیمیں آپس میں عناد اور عوامی سطح پر ایک دوسرے کے خلاف بیان بازی سے گریز کریں۔

ذرائع ابلاغ اور تشہیر

۲۶۔ اگر تشدد سے متاثرہ افراد کے کیس کے سلسلے میں ذرائع ابلاغ میں کوئی بیان دینا مقصود ہو تو نہایت ضروری ہے کہ اِن افراد یا بچوں کے کیسز کی صورت میں اُن کے سرپرستوں سے اجازت لے لی جائے۔ ہر تنظیم کو چاہیے کہ ذرائع ابلاغ سے بات چیت کے لئے اپنا ایک نمائندہ مقرر کرے۔

تشدد سے متاثرہ افراد کو کبھی بھی معاون ادارے یا افراد کی ذاتی تشہیر کے لئے استعمال نہ کیا جائے کیونکہ ایسا کرنا استحصال میں شمار ہوتا ہے۔ جس کو روکا جانا انتہائی ضروری ہے۔

۲۷۔ مندرجہ ذیل صورتوں میں تشہیر کی جا سکتی ہے۔

ا- تشدد سے متاثرہ افراد بحالی کی جانب جا رہے ہوں اور ایک سوچا سمجھا فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ (کچھ افراد خاص طور پر خواتین اپنے خلاف ہونے والی زیادتی کے بارے میں خاموشی کو توڑتی ہیں تاکہ دوسری خواتین کی مدد کی جا سکے۔ یہ زیادہ تر ایسے کیسز میں ہوتا ہے۔ جو حل ہو چکے ہوں یا اُن کی پہلے سے ہی تشہیر ہو چکی ہو)۔

ب۔ جب تشدد سے متاثرہ افراد کے قانونی معاملات کو اِس تشہیر سے فائدہ پہنچ رہا ہو۔ اِس صورت میں بھی اِن افراد کی رضا حاصل کرنا انتہائی ضروری ہے۔

پ۔ جب تشدد سے متاثرہ فرد خود یہ فیصلہ کرے کہ وہ تمام نقصانات کے باوجود اپنے کیس کے سلسلے میں تشہیر کا راستہ ہی اختیار کرنا چاہتا ہے۔

۲۸۔ اگر تشدد سے متاثرہ افراد ذرائع ابلاغ میں جانے کا فیصلہ کریں تو اُن کو اِس کے مثبت اور منفی پہلوں سے آگاہ کر دیا جائے۔ اور اِن افراد کو ذرائع ابلاغ سے پوچھے جانے والے سوالات سے بھی کسی حد تک آگاہ کر دیا جائے۔ خاص طور پر اِنہیں اپنے اِس حق کو استعمال کرنے کا مشورہ دیا جائے کہ اگر وہ کسی سوال کا جواب نہ دینا چاہیں تو وہ خاموشی اختیار کر سکتے ہیں۔ ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کو بھی پہلے سے ہی ضروری اور غیر ضروری سوالات کے بارے میں مطلع کیا جا سکتا ہے۔

۲۹۔ جب کوئی تنظیم تشدد سے متاثرہ افراد کو اپنی ذاتی تشہیر کے لئے استعمال کر رہی ہو۔ تو رہنما اصولوں پر عمل درآمد کرنے والی باقی تنظیموں کو چاہیے کہ وہ جمع ہو کر اِس مسئلے کے حل کے لئے کوشش کریں اور بعد از اں اِس کیس اور تنظیم کی نگرانی بھی کریں۔

خدمات مہیا کرنے والے افراد اور تنظیموں کی تربیت اور دیکھ بھال

۳۰۔ خدمات مہیا کرنے والے ادارے یا افراد کی استعداد کو بڑھانے کے لئے مناسب تربیت کی منصوبہ بندی کی جائے اور انکو خاص طور پر اِن شعبوں میں ماہر کیا جائے۔

موئثر نفسیاتی مشاورت کی استعداد کار

- ذہنی دباؤ سے نمٹنے کے طریقے
- اخلاقی رہنما اصول
- تنازعات کو سُلجھانے کی اہلیت
- تشدد خاص طور پر گھریلو تشدد یا جنسی تشدد سے گزرنے والے افراد کی ذہنی اور جذباتی ضروریات اور
- خاص حالات میں رہنے والے بچے اور جنسی کاروبار میں ملوث افراد کی ضروریات کو سمجھنے کی اہلیت
- مشکل اور جارحانہ رویہ رکھنے والے تشدد سے متاثرہ افراد کے ساتھ کام کرنا۔
- میڈیکل رپورٹ حاصل کرنے کے طریقوں سے آگاہی
- ابتدائی، قانونی معلومات کی تربیت
- مشکل حالات سے نمٹنے کی تربیت
- صنفی حساسیت کی تربیت

۳۱۔ تشدد سے متاثرہ افراد کے ساتھ کام کرنے والے ملازمین جو کہ خاص طور پر تشدد سے دوچار افراد کے ساتھ مشکل حالات میں کام کرتے ہیں کے لئے نفسیاتی اور جذباتی مشاورت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اکثر اوقات مشاہدے میں آیا ہے کہ جو افراد اس طرح کے کیسز پر کام کرتے ہیں وہ شدید ذہنی اور نفسیاتی دباؤ کا شکار ہو سکتے ہیں۔ اِس لئے ضروری ہے کہ اُن کو ذہنی دباؤ سے نمٹنے کی تربیت، مشکل کیسز کو حل کرنے میں مدد، ٹیم کی سطح پر تفریحی سرگرمیوں کی اجازت اور ضروری چھٹیوں کی سہولت مہیا ہو۔

۳۲۔ بہت زیادہ خطرناک کیسز کی صورت میں تنظیموں کو چاہیے کہ وہ تشدد سے متاثرہ افراد اور اُن کے ساتھ کام کرنے والے افراد کو درپیش خطرات کا اندازہ پہلے سے ہی لگا لیں۔

۳۳۔ پہلے سے ایسے طریقہ کار کا تعین کریں جس میں انتہائی خطرناک کیسز پر کام کرنے والے ملازمین کی حفاظت کو یقینی بنایا جا سکے مثلاً۔

- اگر ایک سٹاف ممبر کسی خطرناک کیس کی پیروی کرنے عدالت یا تھانے جا رہا ہو تو ساتھ یا تو کسی دوسرے سٹاف یا پھر حفاظتی عملے کی موجودگی کو یقینی بنایا جائے۔

- انتہائی خطرناک کیسز کی صورت میں کسی بھی سٹاف ممبر کی یا خدمات مہیا کرنے والے افراد کی شناخت کو کبھی بھی ظاہر نہ کیا جائے۔ اور اس طرح کے مشکل کیسز کو نیٹ ورکس اور دوسری تنظیموں کے ساتھ مل کر حل کیا جائے۔
- جہاں تک ممکن ہو، مشکل حالات اور کیسز پر کام کنے والے افراد کی انشورنس کو یقینی بنایا جائے۔

تشدد سے متاثرہ افراد کو درپیش خطرات کا تخمینہ لگانے کے لئے چند اصولی سوالات

کیا تشدد پہلی دفعہ ہوا ہے؟

- کیا تشدد کرنے والے نے آپ کو جان سے مارنے کی دھمکی دی ہے؟
- کیا اِس سے پہلے بھی اُس نے آپ کو ایسی دھمکی دی ہے؟
- کیا آپ کو یقین ہے کہ وہ اپنی دھمکی پر عمل درآمد کرسکتا ہے؟
- کیا کبھی اُس نے اِس سے پہلے آپ کو الگ الگ تھلگ کرنے کی کوشش کی ہے؟
- کیا تشدد کرنے والے نے کبھی آپ کے بچوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے؟
- کیا اُس نے آپ پر کبھی کوئی ہتھیار اُٹھایا ہے؟
- کیا تشدد کرنے والے کا اِس سے پہلے کوئی مجرمانہ ریکارڈ موجود ہے؟
- کیا تشدد کرنے والا کوئی بااثر، مقامی طاقت ور گروپ، یا قبیلے کا حصہ ہے؟
- کیا آپ نے کبھی خودکشی کرنے کے بارے میں سوچا ہے؟
- کیا آپ نے کبھی ایسا کرنے کی کوشش کی ہے اگر ہاں تو کب، کیسے اور کن طریقوں سے؟

نوٹ:۔ اِن سوالوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہی تشدد سے متاثرہ افراد اور اُن کو خدمات مہیا کرنے والے افراد کی حفاظت کی منصوبہ بندی کی جائے۔

۳۴۔ کسی سٹاف ممبر کی جان یا پھر خاندان کو خطرے کی صورت میں تنظیمیں اِس سٹاف ممبر کی حفاظت اور قانونی امداد کا بندوبست کریں۔

ب۔ خدمات مہیا کرنے والے افراد اور رضا کاروں کے لئے رہنما اصول[۸]

خدمات مہیا کرنے والے افراد تحریری طور پر تشدد سے گزرنے والے افراد کی حفاظت، حرمت اور حقوق کے رہنما اصولوں کی توثیق کریں۔

خود آگاہی اور رویے

۳۵۔ خدمات مہیا کرنے والے اور مددگار افراد کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے احساسات، طبعی رجحان اور دوران کار تشدد سے متاثرہ افراد کے ساتھ اپنے رویے کو جان سکے۔

۳۶۔ خدمات مہیا کرنے والے افراد اور مددگار افراد کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی جسمانی حفاظت اور جذباتی

۸۔ اِن میں کسی تنظیم کے ملازم یا پھر اکیلے خدمات مہیا کرنے والے افراد شامل ہیں مثلاً وکلاء اور ڈاکٹرز وغیرہ۔

صحت کی ضروریات سے آگاہ رہے۔(دیکھئے رہنما اصول نمبر، 34-31)۔

۳۷۔ تشدد سے متاثرہ افراد کی کہانی سنتے ہوئے خدمات مہیا کرنے والے افراد اور مددگار افراد کو چاہیے کہ وہ غیر جانبدار رہیں۔

۳۸۔ خدمات مہیا کرنے والے افراد اور مددگار افراد کو چاہیے کہ وہ سہل کار کا کردار ادا کریں نہ کہ محاسب کا۔

معلومات اور مہارتیں

۳۹۔ خدمات مہیا کرنے والے افراد کو چاہیے کہ وہ فوری طور پر مندرجہ ذیل ریفرل خدمات حاصل کرنے کی کوشش کریں

- نفسیاتی مشاورت۔
- طبی مشاورت۔
- قانونی مشاورت۔
- از سرِ نو بحالی کی کوشش۔
- جائے پناہ یا مزید تعاون۔
- پولیس کی مدد۔
- مالی امداد۔

۴۰۔ یہ ضروری ہے کہ خدمات مہیا کرنے والے افراد تشدد سے گزرنے والے افراد کی ہر ممکنہ مدد کرنے کے اہل ہوں۔ اُن کو چاہیے کہ وہ رہنما اصول نمبر 30 کے مطابق اپنے پیشہ ورانہ فرائض کے لئے تیار ہوں۔

۴۱۔ خدمات مہیا کرنے والے اور مددگار افراد کو حالات کے پیشِ نظر اپنے ساتھیوں یا ادارے جو حساس صورت حال سے دوچار ہیں اور جن کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔کی بھی شناخت کر لینی چاہیے اور اِس کے مطابق معاونین کی خدمات مہیا کرنے والوں کی حفاظت کی منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔

۴۲۔ خدمات مہیا کرنے والے اور مددگار افراد کو ان رہنما اصولوں نمبر(4,8,10,14,18,20,21 24,26,28) کو بغور دیکھنا چاہیے۔ یہ اُن کے لئے مددگار ثابت ہوسکتے ہیں۔

متاثرہ افراد کے حقوق

یہ میرا حق ہے کہ:

- میرے ساتھ غیر جانبدار رویہ برتا جائے اور عزت سے پیش آیا جائے۔
- مجھے اپنے مسائل بتانے کے لئے ایک آرام دہ اور محفوظ جگہ مہیا کی جائے۔
- مشکل حالات سے نمٹنے کے لئے میری فوری اور پوری مدد کی جائے۔
- میرے کیس کی تفصیلات کو صیغہ راز میں رکھا جائے اور صرف متعلقہ افراد تک ہی میری دستاویزات کی رسائی ہو۔
- میرے کیس کے بارے میں تمام تفصیلات سے مجھے آگاہ رکھا جائے۔
- مجھے کسی بھی فیصلے کے لئے مجبور اور دباؤ میں نہ لایا جائے۔
- میرے مستقبل کے بارے میں ہر فیصلے میں مجھے شامل کیا جائے۔
- مجھے کسی بھی ادارے یا فرد کی تشہیر کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔
- میرے کیس کے بارے میں تمام تفصیلات تک میری رسائی کو ممکن بنایا جائے۔
- مجھے ریفرل خدمات کے بارے میں معلومات اور آگاہی دی جائے جو میرے کیس کے سلسلے میں استعمال کئے جا رہے ہوں۔

۷۔ خاص اصطلاحات کی وضاحت

معاشرے کو نفع پہنچانے والے: اِس اصطِلاح سے مراد ایسے افراد اور ادارے ہیں جو کہ معاشرے میں کمزور اور کچلے ہوئے طبقوں کو حقوق دلانے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ یہ خیرات کے طور پر کام نہیں کرتے بلکہ یہ تشدد سے بچاؤ کے لیے رہنمائی مہیا کرتے ہیں جس سے تشدد سے متاثرہ افراد کے حقوق کا تحفظ ہو سکے۔

تشدد سے متاثرہ افراد کا بہترین مفاد: اِس اصطِلاح کا بنیادی نقطہ کسی تشدد سے گزرنے والے فرد کے بہترین مفاد کو سامنے رکھنا ہے۔ تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ تمام ایسے افراد، ادارے اور نیٹ ورکز جو تشدد سے متاثرہ افراد کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ دراصل تشدد سے متاثرہ افراد کے مفاد کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اور جہاں کہیں اِن افراد، اداروں اور نیٹ ورکس اور تشدد سے متاثرہ افراد کے مفادات آپس میں متصادم ہوں گے وہاں پر ترجیح تشدد سے متاثرہ افراد کے مفادات کو دی جائے گی۔

مشکل حالات میں رہنے والے بچے: اِن بچوں سے مراد یہ ہے کہ اُن کی زندگی گزارنے کے بنیادی ذرائع مثلاً خوراک، پناہ گاہ، تعلیم، حفاظت، اور طبّی امداد موجود نہ ہو۔ یہ بچے عام حالات میں رہنے والے بچوں جن کو مندرجہ بالا تمام سہولتیں دستیاب ہیں کے مقابلے میں زیادہ غیر محفوظ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ بچے بھوک، تشدد، بیماریوں، استحصال حتیٰ کہ موت کا با آسانی شکار ہو سکتے ہیں۔

اِن بچوں میں غیر قانونی کاموں میں ملوث، گلیوں میں رہنے والے، بدحال، یتیم، تشدد سے متاثرہ، معذور، کارکن، جنگی صورتحال میں رہنے والے نابالغ مائیں اور اِن کے بچے، مہاجرین، ایڈز سے متاثرہ، قیدی خواتین کے بچے، گھروں سے دور رہ کر مدرسوں اور سکولوں میں پڑھنے والے بچے، یا پھر جنسی تشدد اور استحصال کا شکار ہونے والے بچے شامل ہیں۔ اِن بچوں کی تعداد میں دِن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور ضرورت ہے اِن پر خصوصی توجہ دی جائے[۹]۔

۹۔ اس تعریف کا ماخذ "معاشی اور معاشرتی کمیشن برائے ایشیا اور پیسیفک" انسانی ذرائع کی ترقی کے کورس برائے سماجی، نفسیاتی اور طبی خدمات برائے جنسی تشدد کا شکار ہونے والے افراد ہیں۔

مفادات کا تصادم: اِس اصطلاح سے مراد خدمات بہم پہنچانے والے اداروں یا نیٹ ورکس کے مفادات کا تشدد سے گزرنے والے افراد کے مفادات سے متصادم ہونا ہے۔ مثلاً تشدد سے متاثرہ افراد کو کسی ادارے کا یا پھر خدمات مہیا کرنے والے افراد کا اپنی تشہیر کا ذریعہ بنانا یہ دیکھے بغیر کہ اِس سے متاثرہ فرد کے کیس میں کتنی مشکلات پیدا ہوں گی۔

بحران: بحران ایک ایسی صورت کو کہا جا سکتا ہے جس سے نمٹنے کی صلاحیت متعلقہ فرد میں نہ ہو اور اُسے فوری بیرونی امداد کی ضرورت ہو۔ مثلاً، قانونی، طبی، نفسیاتی امداد یا پناہ گاہ وغیرہ

الجھنیں: یہ اصطِلاح ایسی الجھاؤ والی صورت حال کی طرف اشارہ کرتی ہے جب دو فیصلوں میں سے کسی ایک کو چننا ناممکن یا پھر مشکل ہو جائے۔ کیونکہ دونوں ہی فیصلوں کے چند مثبت اور چند منفی اثرات نظر آ رہے ہوں۔ یہ الجھنیں اخلاقی الجھنیں بن جاتی ہیں۔ جب اِس میں ادارے اپنے طور پر اپنے اخلاقی رویوں کی ذمہ داری اُٹھاتے ہیں۔ عام اصطِلاح میں اخلاقی الجھنوں سے مراد دو ایسے فیصلے ہیں جن میں بہترین کا انتخاب کرنا مشکل ہو۔

اخلاقی الجھنوں کو حل کرنا: اخلاقی الجھنوں کو اخلاقی اصولوں کے مطابق ہی حل کیا جا سکتا ہے۔ معاشرے کے بنائے ہوئے مروجہ اصولوں کے مطابق نہیں۔ کیونکہ معاشرہ افراد کے مابین جنس، طبقاتی اونچ نیچ، عمر، پیشہ، مذہب کے مطابق تفریق کرتا ہے۔

حرمت: حرمت کا خیال تمام انسانی حقوق کی بنیاد ہے۔ یہ انسانیت کا مرکز ہے اور طبقہ، صنف، مذہب، ذات پات، نسل، قومیت، زبان، اور پیشے جیسے امتیازات سے بالاتر ہے۔ حرمت وہ مکمل عنصر ہے جس نے تمام انسانی نسل کو برابری کا مشترکہ پلیٹ فارم مہیا کیا ہے۔ یہ خیال کہ انسانی حرمت کا خیال کس طرح کرنا چاہیے مختلف وضع اختیار کر سکتا ہے۔ احترام کو ہم اِس فرد کی ضرورتوں کے احترام کے طور دیکھ سکتے ہیں۔ اور اِس طرح بھی دیکھ سکتے ہیں کہ اِن ضرورتوں کو کس طرح پورا کیا جا سکتا ہے۔ ضرورتوں کو پورا کرنے کا مطلب تمام مدد اِس فرد تک پہنچانا ہے۔ اِس عمل میں اِس بات کو ممکن بنانا کہ مدد پہنچانے والوں کا رویہ ہمدردانہ ہو بہت ضروری ہے۔ پس اخلاقی

ضابطے کا مطلب انسانی حرمت کی پاسداری کو اپنی سوچ، الفاظ اور کام میں عملی طور پر پیش کرنا ہے۔

ضابطہ اخلاق: ضابطہ اخلاق سے مراد ایسے رہنما اصول ہیں جو کہ کمزور افراد کی حفاظت کر سکیں اور طاقت ور پر یہ لازم ہو جائے کہ وہ کمزور افراد کی مدد کریں گے۔ اور اِن کا استحصال نہیں کریں گے۔ ضابطہ اخلاق کو قانون کے مترادف نہیں سمجھا جا سکتا کیونکہ قوانین کبھی ضابطہ اخلاق کے مطابق ہوتے ہیں اور کبھی نہیں۔ ضابطہ اخلاق کسی بھی طرح کی تکنیکی پیچیدگیوں سے مبرا ہوتے ہیں۔ قوانین کا نفاذ بزور طاقت کروایا جا سکتا ہے جبکہ ضابطہ اخلاق کُلی طور پر خود احتسابی کا عمل ہے یا پھر مشترکہ ضابطہ اخلاق عمل کرنے والے افراد یا گروہ ہی اِس پر زور دے سکتے ہیں۔ جب کچھ افراد یا ادارے کسی خاص ضابطہ اخلاق پر عمل کرنا شروع کرتے ہیں تو خود بخود اِس کے لئے طریقہ کار واضح کر لیتے ہیں۔

نقصان: یہ بائیو اتھکس کا بنیادی اصول ہے۔[۱۰] اِس کا مطلب ہے کہ کسی کو نقصان نہ پہنچایا جائے یا اگر کسی امر سے نقصان پہنچنا ناگزیر ہو تو کوشش کی جائے کہ کم سے کم نقصان پہنچے۔ مثلاً کسی بچے کے ساتھ اُس کے خاندان کے افراد جنسی زیادتی کر رہے ہوں تو اُس بچے کو اپنے خاندان سے جدا کر دیا جائے۔ حالانکہ خاندان سے جدا ہونا کسی بھی بچے کے لئے مشکل صورتحال ہے۔ مگر اُسے جنسی زیادتی سے بچانے کے لئے یہ امر ناگزیر ہے۔

سوچا سمجھا فیصلہ: سوچے سمجھے فیصلے سے مراد ایسا عمل جس میں تشدد سے گزرنے والا کوئی فرد یا افراد جو کہ اب انتہائی ذہنی صدمے کی زد میں نہ ہوں۔ اپنے مستقبل کے کسی بھی فیصلے کے بارے میں سوچ سمجھ کر قدم اُٹھائیں۔ اِس کے لئے ضروری ہے کہ انہیں اپنے مسائل سے پوری طرح آگاہی ہو اور وہ کسی کے غیر ضروری دباؤ میں نہ آئیں[۱۱]۔

تحفظ: اِن رہنما اصولوں کے عنوان میں لفظ تحفظ کے استعمال سے اِس ضابطہ اخلاق میں اِس کی اہمیت کی عکاسی ہوتی ہے۔ تحفظ سے مراد تشدد سے متاثرہ فرد کی کسی بھی طرح کے استحصال سے حفاظت اور بچاؤ ہے۔ اِس میں

۱۰۔ See Tom L Beeacuchamp, James F Childress, Principles of Biomedical Ethics, Second Edition, Chapter 4, The Principle of Nonmaleficence. Page 106-147.

۱۱۔ ماخذ "طبی سائنس کی عالمی کونسل"، "عالمی ضابطہ اخلاق برائے تحقیق حیاتیاتی طب بطور خاص انسان"

اِن تمام لوگوں کا تحفظ بھی شامل ہے جن کو تشدد سے متاثرہ افراد کی بحالی کے لئے کام کرتے ہوئے نقصان کا احتمال ہو۔

خدمات کا معیار: ہوسکتا ہے کہ تشدد سے متاثرہ افراد کو بیک وقت بہت سی خدمات کی ضرورت ہو مثلاً قانونی، طبّی یا پھر نفسیاتی امداد وغیرہ، ضروری ہے کہ اِن افراد کو ایسی خدمات حاصل کرنے میں مدد دیتے ہوئے خیال رکھا جائے کہ یہ خدمات اعلیٰ درجے کی ہوں اور معاشی طور پر اُن افراد کی پہنچ سے باہر نہ ہوں۔ اور اگر مددگار اُن کو ایسی خدمات پہنچانے میں ناکام ہو جاتے ہیں تو یہ ضابطہ اخلاق کے خلاف ہے۔

حقوق: حقوق بہت عام فہم لفظ ہے۔ جس کو مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔ اِس میں تشدد سے متاثرہ افراد کے لئے کام کرنے والے افراد کے حقوق بھی شامل ہیں جن کو تشدد سے متاثرہ افراد کی بحالی کے لئے کام کرتے ہوئے نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لفظ حقوق سے اُن قوانین اور طریقہ کار کی جانب بھی توجہ جاتی ہے جو کہ اکثر انسانی حرمت کے تحفظ کی راہ میں رکاوٹ بن جاتے ہیں۔

مددگار: تشدد سے متاثرہ افراد کو سہارا دینے والوں اور مدد کرنے والوں میں یہ پانچ گروہ شامل ہیں۔

۱۔ خاندان کے افراد مثلاً شوہر یا بیوی، منگیتر، بھائی، بہن، انکل، آنٹی۔
۲۔ دوست
۳۔ ہمسائے
۴۔ غیر سرکاری تنظیمیں اور معاون افراد
۵۔ اِس غیر سرکاری تنظیم کے لوگ جنھوں نے تشدد سے متاثرہ افراد کی مدد کے لئے عملی قدم اُٹھایا ہوا اور متاثرہ فرد کے ساتھ کام کر رہے ہوں۔

تشدد سے متاثرہ افراد یا تشدد کا شکار افراد: لفظ تشدد کا شکار اور تشدد سے متاثرہ کے مطلب اور مفہوم پر تشدد سے متاثرہ افراد کے ساتھ کام کرنے والوں نے بہت اچھی طرح بحث کی ہے۔ وہ لوگ جو اِن افراد کی بحالی کے لئے کوشاں ہیں اور متاثرہ افراد کی بحالی کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اِن کو لفظ تشدد سے متاثرہ (Survivor) زیادہ

معنی خیز لگتا ہے۔ کیونکہ اِس سے متاثرہ فرد کی بحالی کے عمل کا اظہار ہوتا ہے۔ تشدد سے متاثرہ فرد کو تشدد کا شکار (Victim) کہنے سے اِس لفظ کے ساتھ جڑی ہوئی بے کسی بھی ظاہر ہوتی ہے۔ بحالی کے عمل کا ایک اہم پہلو متاثرہ فرد کی حرمت کی بحالی اور اُنکی ہمت اور حوصلہ افزائی بھی ہے۔ اِس لئے لفظ تشدد سے متاثرہ (Survivor) کے استعمال سے امیدِ بحالی اور ہمت ظاہر ہوتی ہے۔

متاثرہ افراد اور کام کرنے والے اداروں کو نقصان کا احتمال: بہت سے عوامل کسی بھی فرد کو خطرہ اور نقصان پہنچنے کے امکانات کو بڑھا سکتے ہیں۔ نقصان مختلف طرح کا ہوسکتا ہے۔ اور بہت دفعہ بہت چھوٹی بات بھی نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے۔ مثال کے طور پر کسی متاثرہ فرد کو اپنے فیصلے خود نہ کرنے دینا بھی نقصان دہ ہوسکتا ہے۔ کیونکہ اِس طرح اِس کے اعتماد اور حرمت کی بحالی کے عمل میں رکاوٹ آتی ہے۔ ویسے تو اِن رہنما اصولوں کا بنیادی مقصد متاثرہ فرد کا تحفظ ہے۔ مگر یہ سمجھنا بھی اہم ہے کہ اِن لوگوں کو بھی نقصان پہنچنے کا احتمال ہے جو اِس کام میں حصہ لے رہے ہیں۔

جیسا کہ،

۱۔ تشدد سے متاثرہ افرد

۲۔ خاندان اور مدد فراہم کرنے والے افراد

۳۔ مدد/ سہولیات پہنچانے والے افراد

۴۔ پناہ گاہوں میں مقیم ساتھی (متاثرہ افراد)۔

ایسے حالات میں قوی امکان ہوتا ہے کہ یا تو نقصان پہنچایا جائے گا یا حملہ کیا جائے گا۔ حملہ جسمانی، نفسیاتی، جذباتی، نوعیت کا ہوسکتا ہے۔ حتیٰ کہ ایسے اقدامات جس میں کسی کے ساتھ انسانیت سوز مظالم کئے جائیں۔ ان خطرات کو با آسانی جانچا جا سکتا ہے۔ مثلاً جسمانی ساخت، عمر، جنس، جسمانی حالت، ذہنی حالت وغیرہ جو نقصان پہنچانے والے خطرات کو کم یا زیادہ کر سکتے ہیں۔ اسکی کی معاشرتی نوعیت بھی ہوسکتی ہے۔ جہاں طبقاتی اونچ نیچ نسل، ذات پات، مذہب، مذہبی فرقے، پیشہ اور کسی بھی ادارے میں اُس فرد کی پوزیشن اُسے خطرے سے دوچار کرسکتی ہے۔ کسی بھی معاشرے میں یہ وہ عوامل ہیں جو کسی فرد کو نقصان پہنچنے کے احتمال کو کم یا زیادہ کر سکتے ہیں۔ مثلاً کسی معاشرے میں ایک کم تر قبیلے سے تعلق رکھنے والی عورت با آسانی تشدد کا شکار بن

سکتی ہے۔ اور یہ خطرہ اور بھی بڑھ جاتا ہے جب معاشرے میں نظم وضبط قانون کی پاسداری کا فقدان ہو۔ خاندان کی مرضی کے خلاف شادی کرنے والے جوڑوں میں مرد بھی خطرے سے دوچار ہوتے ہیں مگر عام طور پر مردوں کو لاحق خطرات کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی یہی وجہ ہے کہ کسی بھی پناہ گاہ میں مردوں کے لئے عام طور پر انتظام موجود نہیں ہوتا اور نہ ہی اُن کی حفاظت کو یقینی بنایا جاتا ہے۔

خدمات مہیا کرنے والے: خدمات عام طور پر غیر سرکاری تنظیموں، حکومتی اداروں، پناہ گاہوں اور افراد کے ذریعے پہنچائی جاتی ہیں۔ جس ادارے نے عملی قدم اُٹھانے میں پہل کی ہو اُس کو نقصان پہنچنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ کن افراد یا گروہ کو نقصان پہنچنے کے امکانات زیادہ ہیں۔ اِس بات کا اندازہ لگانے کے لئے اِن کی معاشروں میں حیثیت کو ذہین میں رکھنا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر ایک بڑی غیر سرکاری تنظیم کو ایک چھوٹی تنظیم یا دیہی تنظیم کے برعکس کم نقصان کا خدشہ ہے۔ اِس طرح ایک تنظیم میں جو کسی نیٹ ورک کا حصہ ہو اسکو ایک تنہا CBO/NGO کے مقابل کم نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ بہت دفعہ خدمات پہنچانے والے ادارے مدد پہنچانے میں بہت نمایاں کردار کرتے ہیں جیسے عدالت میں ساتھ جانا، مظاہرہ کا اہتمام کرنا یا اُس میں شرکت کرنا وغیرہ۔ ایسی صورت حال میں اِن کو نقصان پہنچنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

پس منظر اور مددگار مواد

ضابطہ اخلاق ہر انسان کے لئے نہایت اہم ہے مگر ضروری نہیں کہ ہر فرد اس میں خصوصی دلچسپی لے یا پھر ان نفاذ کے لئے عملی کوششیں کریں۔ طب کے میدان میں ضابطہ اخلاق کی ضرورت اُس وقت محسوس کی گئی جب جرمنی کے ایک نازی ڈاکٹر نے انسان پر غیر ضروری اور انسانیت سوز تجربات کیے۔ بعد ازاں اس ڈاکٹر پر مقدمہ چلایا گیا یہ مقدمہ ہی نیومبرگ کے ضابطہ اخلاق کی بنیادی اساس ہے۔ (1949) اِس کے بعد اس کے موضوع پر ہلنسکی (1964) عالمی طبی تنظیم نے منظور کی۔ بعد میں اِسی قرارداد میں تجربات کی روشنی میں کئی اضافے اور ترامیم کی گئیں۔ اِس کے بعد کئی عالمی ادارے مثلاً عالمی طبی ادارہ جو کہ عالمی ادارہ صحت کا ضمنی ادارہ ہے نے 1990 اور 2000 کی دہائی میں ضابطہ اخلاق برائے مطالعہ آبادی پر گرانقدر کام کیا ہے جب عالمی ادارے طب، عالمی ادارہ صحت اور یونیسکو بھی اِس موضوع پر کام کر رہے ہیں۔ بلکہ اِن ضابطہ اخلاق کو سکول کی سطح سے

تعلیم کا حصہ بنانے کے کوششیں بھی کی جارہی ہیں۔ بہت سے ممالک میں قومی سطح پر صحت اور سماجی ترقی کے لئے ضابطہ اخلاق موجود ہیں۔ صحت کے شعبے میں ضابطہ اخلاق صرف تحقیق کی سطح پر ہی رائج نہیں بلکہ عملی طور پر مریضوں کا علاج کرتے ہوئے جن مسائل کا سامنا ہوسکتا ہے وہ بھی ضابطہ اخلاق میں موجود ہیں۔ بلکہ ادارتی ضابطہ اخلاق بھی ایسا موضوع ہے جس پر کام کا آغاز ہو چکا ہے۔

مندرجہ ذیل ذرائع حیاتیاتی اخلاقیات کو دریافت کرنے میں مددگار ہو سکتے ہیں۔

1. UNESCO – http://www.unesco.org/shs/ethics
2. http://www.nuffieldbioethics.org/fileLibrary/pdf/Public_health_-_ethical_issues.pdf
3. http://www.cioms.ch/080221feb_2008.pdf
4. http://www.fda.gov/oc/health/helsinki89.html

5. Beauchamp T L, Childress J F. Oxford University Press, 2001, Principles of Biomedical Ethics.
6. Aga Khan Unviersity, Bioethics Programme. Contact arshi.faruqui@aku.edu for informationi on bioethics workshops and courses.

Centre for Bioethics and Culture, CBEC.

۸۔ کیس اسٹڈی

عام طور پر کیس اسٹڈی کے مطالعہ سے بہت سے سوالات کے جوابات سامنے آجاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تکنیک عام طور پر تمام مشکل معاملات کو حل کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل کیسز دراصل رہنما اصولوں کی وضاحت کیسز کے دوران پیش آنے والے اخلاقی سوالات اور اُن کے حل سے متعلق ہیں اور یہ کیس اسٹڈیز حرمت کے اراکین نے پیش کی ہیں۔

کیس نمبر ا: ایک دیہی تنظیم نے ایک سات سالہ بچی کا کیس پیش کیا جو کہ ایک دوردراز علاقے میں کام کر رہی ہے۔ اِس تنظیم کے مطابق اس بچی نے اپنے والد کے ظلم وستم اور جنسی تشدد سے گھبرا کر گھر چھوڑ دیا۔ یہ کیس اِس تنظیم کو مقامی میڈیا کے ذریعے پتہ چلا مقامی میڈیا میں اِس واقعہ کی تفصیلی کہانی اور تصاویر شائع ہوئی تھیں۔ مقامی تنظیم نے اِس بچی سے رابطہ کیا اور ابتدائی طبی رپورٹ کے مطابق بھی بچی کے ساتھ جنسی زیادتی کی تصدیق ہوئی۔ اُس کے بعد اِس تنظیم نے باقاعدہ طور پر اِس کیس پر کام کا آغاز شروع کیا اور اِس بچی کی عدالتی تحویل حاصل کر لی کیونکہ تنظیم کی پناہ گاہ موجود نہیں تھی۔ اِس لئے بچی کو ایک بورڈ ممبر کے گھر ٹھہرایا گیا۔ بعدازاں اُسکے ماموں، نانی اور ماں نے بھی بچی کے ساتھ جنسی زیادتی کی تصدیق کی مگر کیونکہ یہ بچی ایک بااثر خاندان سے تعلق رکھتی تھی اِس لئے اِس کے باپ اور قبیلے کے لوگوں نے اِس الزام کو مسترد کرتے ہوئے بچی کو غلط قرار دیا اور مقامی میڈیا میں اِس کیس اور اِس کو حل کرنے والی تنظیم کے خلاف ایک مہم کا آغاز کیا گیا جس میں اس تنظیم کو بدنام کیا گیا اور حتیٰ کہ چند ملازمین کے گھر والوں تک نے اِس کو تنظیم کا جھوٹا پروپگینڈہ ثابت کیا کہ ایک باپ کس طرح اپنی اولاد کے ساتھ ایسا کرسکتا ہے۔ بچی کی ماں نے بچی کو سمجھا کر اُس سے یہ بیان دلوایا کہ اُس نے پہلے جو بیان دیا تھا وہ جھوٹا تھا۔ اب اِس تنظیم کے لئے اِس کمیونٹی میں کام کرنا مشکل ہوگیا ہے اور اسکی شہرت کو نقصان پہنچا ہے۔

اخلاقی سوالات

ا۔ کیا ایک نابالغ بچہ اس قابل ہے کہ وہ اپنے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کر سکے کہ آیا وہ واپس پُرتشدد ماحول اور گھر میں واپس جا سکتا ہے۔

ب۔ کیا اِس کیس میں بچی کے ماں اور ماموں واقعی ایسا فیصلہ کر رہے ہیں جو اس بچی کے مفاد میں ہے۔

ج۔ ایک تنظیم کس طرح اِن حالات میں اپنا اور اپنے ملازمیں کا دفاع کر سکتی ہے۔

د۔ جبکہ اس تنظیم کے ارا کین کی اپنی حفاظت اور نیک نامی خطرے میں ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ تنظیم پھر بھی تشدد سے متاثرہ بچی کا ساتھ دے؟

ر۔ اِس صورتحال میں اس تنظیم کے لئے کون سے رہنما اصول قابل عمل ہیں۔

کیس نمبر ۲: زنا بالجبر کا واقعہ ایک مزار پر پیش آیا جس میں زائرین میں شامل ایک نئے شادی شدہ جوڑے میں سے بیوی کے ساتھ حفاظتی عملے نے زنا بالجبر کیا۔ تمام میڈیا نے اِس کیس کو نمایاں طور پر اپنے ذرائع میں پیش کیا اور تمام تنظیموں نے اِس واقعہ کا بھرپور نوٹس لیا۔ مگر آخر کار آپس میں صلاح و مشورے کی کمی کے باعث تمام تنظیموں نے لڑنا اور ایک دوسرے کے خلاف بیان دینا شروع کر دیا جس سے اِس کیس کی پیش رفت اور متاثرہ خاتون کی عزت نفس مجروح ہوئی اور اس کیس پر کام کرنے والی تنظیموں کی ساکھ بھی متاثر ہوئی۔

اخلاقی سوالات:۔

ا۔ اِس کیس پر کام کرنے والی تنظیموں اور افراد کو کیا طریقہ کار اختیار کرنا چاہیے تھا جس کے ذریعے کامیابی سے اِس کیس کو آگے بڑھایا جا سکتا؟

ب۔ تنظیموں اور متاثرہ فرد میں سے اِس کیس کے سلسلے میں کس کی ضروریات مقدم تھیں؟

ج۔ اِس صورتحال میں کونسے رہنما اصول تنظیموں کے لئے مفید ثابت ہو سکتے تھے؟

کیس نمبر ۳: ایک خاتون کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے۔ واقعات بتاتے ہوئے اُس نے کہا کہ اُس کے اپنے والدین کے ساتھ تعلقات کشیدہ ہیں جس کے باعث اُس نے ایک نوکری مہیا کرنے والی تنظیم سے رابطہ کیا تاکہ اُس کے لئے نوکری کا بندوبست کیا جائے اُس ادارے کے مالک نے اُسے نوکری دینے کے بہانے بلایا اور نشہ آور دوائی پلا کر زنا بالجبر کا شکار بنایا۔ جب تنظیم نے اُس کا طبی معائنہ کرایا تو پتہ لگا کہ وہ سات ہفتے کی حاملہ ہے۔ لڑکی نے اپنے گھر والوں سے رابطہ کرنے سے انکار کر دیا اور وجہ بتائی کہ وہ لوگ اُسے ہی واقعے کا ذمہ دار ٹھہرائیں گے ساتھ ہی اُس نے بتایا کہ وہ اپنے مجرم کو سزا دلوانے کی خواہش مند ہے۔ اُس نے یہ بھی بتایا کہ اُس کا ایک مرد دوست اُسکی مالی امداد کر رہا ہے۔ وہ لڑکی چاہتی تھی کہ کس طرح بھی اِس واقعے کی اِطلاع کسی کو نہ ہو کیونکہ اُس کا مرد دوست شادی شدہ ہے۔ اور اِس طرح اُس کی ازدواجی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی۔ غیر سرکاری تنظیم نے اِس لڑکی کو ایک وکیل کے پاس ریفر کر دیا۔ اِس وکیل نے اندازہ لگایا کہ اِس لڑکی کا کیس انتہائی کمزور ہے۔ ساتھ ہی اُس کا خیال تھا کہ یہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہے اور اُسکا اپنے مرد دوست کے ساتھ بھی ناجائز تعلق ہے۔

اخلاقی سوالات:

ا۔ تشدد سے متاثرہ لڑکی یا تنظیم میں سے کس کا فیصلہ آخری ہونا چاہیے؟

ب۔ کیا اُس لڑکی کے اپنے مرد دوست کے ساتھ ناجائز تعلقات اُسکو مہیا ہونے والی مدد میں رکاوٹ ثابت ہونے چاہیے تھے؟

ج۔ اِس کیس میں کونسے رہنما اصول تنظیم اور خدمات مہیا کرنے والے افراد کے لئے کارآمد ثابت ہو سکتے تھے؟

ضمیہ جات

ضمیمہ نمبر ۱:

پاکستان میں نابالغ افراد کی سرپرستی کے لئے ایک ایکٹ مجریہ 1890 (دی گارڈین ایکٹ) موجود ہے۔ جو کہ نابالغ بچوں کی سرپرستی کے بارے میں تمام امور کی نگرانی کرتا ہے۔ اور اگر والدین بچے کی سرپرستی اور اُس کی جائیداد کی دیکھ بھال کرنے کے اہل نہ ہوں تو کسی تیسرے فریق کی سرپرستی کا سوال اُٹھتا ہے۔ اِس ایکٹ کا ساتواں حصہ عدالت کو اختیار دیتا ہے کہ وہ اپنی تسلی کر لینے کے بعد کسی بھی تیسرے فریق کو بچے کی سرپرستی ودیعت کر دے۔ اِسی ایکٹ کے آٹھویں حصے کے مطابق بچے کی سرپرستی حاصل کرنے کے لئے نہ صرف اُس کے قریبی عزیز (والدین کے علاوہ) بلکہ بچے کا کوئی دوست حتیٰ کہ کولیکٹر تک بچے کی سرپرستی حاصل کرنے کے لئے درخواست دائر کر سکتا ہے۔ اور عدالت بچے کے مفاد کو مدِنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کرتی ہے۔ عدالت عام طور پر یہ فیصلہ چند حقائق کو مدِنظر رکھتے ہوئے کرتی ہے۔ مثلاً بچے کے ساتھ سرپرستی مانگنے والے فرد کا رشتہ یا پھر بچے کی پسند اور ناپسند۔ جسکو اِسی ایکٹ کے سروے حصے میں بیان کیا گیا ہے۔ ماں کی غیر موجودگی میں کسی خاتون رشتہ دار کو سرپرستی کا زیادہ اہل سمجھا جاتا ہے۔ یا پھر کسی ایسی خاتون رشتہ دار کی موجودگی میں بچے کی سرپرستی کسی مرد رشتے دار کو بھی ودیعت کی جاسکتی ہے۔ مگر اِس کی کچھ حدود ہیں۔ مثلاً مرد رشتہ دار میں باپ کی سرپرستی کا حق مقدم ہے۔ مگر یہ فیصلہ بچے کے مفاد کو مدِنظر رکھ کر کیا جائے گا۔ جب عدالت ماں یا باپ کو بچے کی سرپرستی کے لئے انتخاب کرتی ہے تو غور کرتی ہے کہ آیا مذکورہ فرد نے دوبارہ شادی تو نہیں کی لیکن یہ سرپرستی حاصل کرنے کے لئے نااہلیت کی بنیاد نہیں ہے۔

مسلم عائلی قوانین کی رو سے کوئی بھی غیر سرکاری تنظیم جو کہ ایک خیراتی فلاحی ادارہ ہے کسی بھی بچے کی سرپرستی حاصل کرنے کے لئے نااہل ہے۔ جبکہ اِس بچے کے والدین اور دیگر رشتہ دار موجود ہوں۔ مگر اگر کوئی بھی رشتہ دار بچے کی سرپرستی حاصل کرنے کا اہل نہ ہو تو عدالت بچے کے مفاد کو مدِنظر رکھتے ہوئے کسی ادارے کو تو نہیں مگر اُس ادارے کے کسی فرد کو بچے کی سرپرستی ودیعت کر سکتا ہے۔ جس کو اِس ایکٹ میں "دوست" کا نام دیا گیا ہے۔

جہاں یہ بچے کے حقیقی والدین کی سرپرستی بچے کے مفاد کے خلاف جا رہی ہوں۔ وہاں اِس ایکٹ کے حصہ ۳۹ کے تحت عدالت کسی اور فریق کو حتیٰ کہ کسی سرکاری اہلکار کو بچے کا سرپرست مقرر کر سکتی ہے۔ اگر بچے کے حقیقی والدین اُس پر جنسی تشدد یا شدید جسمانی تشدد کے مرتکب ہو رہے ہوں جس سے بچے کی سماجی، شخصی، اخلاقی اور روحانی نشونما متاثر ہو رہی ہو۔ اور کوئی رشتہ دار بھی سرپرستی کا اہل نہ ہو وہاں عدالت کسی تیسرے فریق کو سرپرستی ودیعت کر سکتی ہے۔

ماضی قریب میں حکومت پنجاب نے بچوں پر جنسی اور جسمانی تشدد کم کرنے اور بچوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لئے ایک ایکٹ منظور کیا ہے۔ جس کا نام " پنجاب کا لاوارث اور بدحال" بچوں کا ایکٹ مجریہ 2004 ہے۔ اِس ایکٹ کے تحت 15 سال سے کم عمر بچے بھی اِس قانون سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ یا پھر وہ جو عدالتی سماعت کے دوران 15 سال کی عمر کو پہنچ جائیں۔ اس ایکٹ کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے صوبے بھر میں بچوں کے لئے چھ حفاظتی مراکز اِن اضلاع میں قائم کر دیئے گئے ہیں۔ 1. لاہور، 2. ملتان، 3. راولپنڈی، 4. فیصل آباد، 5. سیالکوٹ، 6. رحیم یار خان

اِن کیسز کی سماعت ایک ایڈیشنل سیشن جج کرتا ہے جو کہ لاہور بینچ کا حصہ ہے۔

پنجاب ایکٹ کے تحت بچوں کے لئے مقرر کردہ حفاظتی افسر تشدد سے متاثرہ اور بدحال بچے کو اپنی سرپرستی میں لے سکتا ہے۔ لیکن اِس کو چوبیس گھنٹے کے اندر اندر عدالت میں پیش کرنا ہوگا۔ اگر تشدد سے متاثرہ بچہ اپنے والدین کے ساتھ مقیم ہے تو یہ حفاظتی افسر اُس کی سرپرستی تو نہیں لے سکتا مگر عدالت میں اِس بچے پر ہونے والے تشدد کو رپورٹ کر سکتا ہے۔ اس رپورٹ کے وصول ہوتے ہی عدالت اِس بچے کے والدین یا سرپرستوں کو فوری طور پر حکم دے سکتی کہ بچے کو عدالت میں پیش کیا جائے۔ تاکہ اصل صورت حال کا اندازہ لگایا جا سکے۔ دورانِ سماعت عدالت بچے کی نقل مکانی پر بھی سخت نوٹس لے سکتی ہے اور بچے کے مفاد کو مدِنظر رکھتے ہوئے سرکاری حفاظتی تحویل میں بھی لے سکتی ہے۔ اس لئے اِس کا اطلاق وفاقی سطح پر نہیں ہوتا۔۔

(یہ معلومات ایڈووکیٹ حیدر رسول مرزا، بیرسٹر ایٹ لاء نے روزن کے لئے تیار کی ہیں۔)

ضمیمہ نمبر ۲:

حرمت نیٹ ورک میں بطور ممبر شمولیت کا طریقہ کار

حرمت اُن غیر سرکاری تنظیموں کا نیٹ ورک ہے۔ جو تشدد کے سے متاثرہ افراد کے ساتھ کام کرتے ہیں اور جنھوں نے متاثرہ افراد کے ساتھ کام کرنے کے لئے بنائے گئے رہنما اصولوں کی توثیق کی ہے۔ اور جو کہ اِس بات کے لئے پُرعزم ہیں کہ وہ کام کرتے ہوئے متاثرہ افراد کی حرمت، تحفظ اور حقوق کا خیال رکھیں گے۔

حرمت نیٹ ورک چاہتا ہے کہ:۔

- ایک ایسے نیٹ ورک کے طور پر کام کرے جو اپنے کام پر خود تنقیدی کی نظر رکھ سکے اور مشکل کیسز یز کو باہمی مشاورت سے حل کر سکیں۔
- اپنے نیٹ ورک میں زیادہ سے زیادہ ایسی سرکاری اور غیر سرکاری تنظیموں کی شمولیت کو یقینی بنائیں جو کہ تشدد سے متاثرہ افراد اور خاص طور پر خواتین کی بحالی اور آ گاہی کے لئے کام کر رہے ہوں۔
- اور ایسی تنظیموں جو کہ تشدد سے متاثرہ افراد کی حرمت پامالی اور حقوق کی خلاف ورزی کر رہے ہوں کے خلاف چارہ جوئی کر سکیں۔

حرمت نیٹ ورک میں شامل ہونے والے تمام افراد انفرادی ممبران اور تنظیمیں مجاز ہیں کہ:

- حرمت ای میل تک رسائی حاصل کر سکیں تا کہ ایک دوسرے کے مثبت تجربات سے فائدہ اُٹھایا جا سکے۔
- (یہ سہولت صرف مکمل اراکین کے لئے ہے)۔
- وقتاً فوقتاً حرمت نیوز لیٹر کی فراہمی۔ اُس نیوز لیٹر کا مقصد بھی ای۔میل گروپ سے مختلف نہیں ہے۔ (اِس کا اجراء حرمت سیکرٹیریٹ صرف مواد کی موزوں اور وافر فراوانی پر کرتا ہے)۔
- اراکین کے اجلاس میں شمولیت کا حق۔ جس کا انعقاد روزن سیکرٹیریٹ ہر سال کرتا ہے۔ حرمت کے صوبائی اور شہری اجلاس میں شرکت کی دعوت۔

ممبر بننے کا طریقہ کار

حرمت کا ممبر بننے کے دو طریقے ہیں۔

۱۔ مکمل ممبر:

وہ افراد اور تنظیمیں جو براہِ راست تشدد سے متاثرہ افراد کے ساتھ کام کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اِن افراد کی بحالی، حقوق اور تحفظ کا خیال رکھا جا سکے۔ مکمل ممبران سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے اداروں کے قواعد وضوابط کو تشدد سے متاثرہ کے رہنما اصولوں سے ہم آہنگ کریں۔ اِس ضمن میں وہ حرمت سیکریٹیریٹ یا دیگر اراکین سے مدد حاصل کر سکتے ہیں۔

۲۔ جزوی ممبران:

یہ تنظیمیں اور انفرادی اراکین ہیں۔ جو کہ خود تو تشدد سے متاثرہ افراد کے ساتھ کام نہیں کرتے۔ مگر چاہتے ہیں کہ تشدد سے متاثرہ افراد کے ساتھ مروجہ اخلاقی اقدار کے مطابق معاملہ کیا جائے۔

- مکمل یا جزوی اراکین بننے کے لئے ممبر شپ یا توثیقی فارم بھر کر روزن سیکریٹیریٹ میں جمع کروا دیں۔
- تمام ممبران سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ رہنما اصولوں سے متعلق ایک بریفنگ میں شرکت کریں جس کی درخواست صوبائی، شہری یا پھر روزن کے مرکزی سیکریٹیریٹ سے کی جا سکتی ہے۔ انفرادی اراکین سے امید رکھی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی تنظیموں میں رہنما اصولوں سے متعلق ایک بریفنگ کا اہتمام کریں۔
- رہنما اصولوں کی توثیق کرنے والی تنظیموں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے اداروں میں اِن رہنما اصولوں کے لئے ایک ۱۲ کمیٹی تشکیل دیں۔ اِس کمیٹی کے کام کرنے کے طریقہ کار اور ذمہ داریوں کی فہرست روزن کے مرکزی سیکریٹیریٹ سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

۱۲۔ رہنما اصولوں کو نافذ کرنے والی کمیٹی ہر تنظیم میں مختلف کیسیز کے دوران پیش آنے والی مشکلات، مسائل کا حل اور کیسز کے ختم ہو جانے کے بعد اِن کی چھان بین حتیٰ کہ اپنے ادارے میں ہونے والی ایسی سرگرمیاں جو کہ رہنما اصولوں سے متصادم ہوں کسی تبدیلی کی آواز اُٹھانے کا کردار ادا کر سکتی ہیں۔

- توثیق کرنے والے افراد اور اداروں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے شہری یا صوبائی حرمت سیکرٹیریٹ سے رابطہ قائم رکھیں۔ اور مدد حاصل کریں۔ اور اگر یہ سیکرٹیریٹ اِن کے شہر یا صوبے میں موجود نہ ہو تو مرکزی سیکرٹیریٹ روزن سے رابطہ کریں۔

ضمیمہ نمبر ۳:

تشدد سے متاثرہ افراد کے لئے رہنما اصول بنانے والی تنظیمیں (2003-2004)

وہ ادارے جو رہنما اصولوں کے پہلے مسودے کو بنانے اُس پر نظرِ ثانی کرنے کے عمل میں شامل تھے۔

۱۔عمل، اسلام آباد
۲۔اے۔جی ایس۔ایچ، لیگل ایڈسل، لاہور
۳۔عورت فاؤنڈیشن، اسلام آباد
۴۔عورت فاؤنڈیشن، پشاور
۵۔کاوش، اسلام آباد
۶۔دستک، لاہور
۷۔دوست، فلاحی تنظیم، پشاور
۸۔حکومتی کرائسس سنٹر، اسلام آباد
۹۔آئی سی ایم سی، اسلام آباد
۱۰۔وومن ویلفیر ایسوسی ایشن، اسلام آباد
۱۱۔خویندوکور، دیر
۱۲۔خویندوکور، پشاور
۱۳۔میرا گھر، پشاور
۱۴۔روزن، اسلام آباد
۱۵۔دیہی ترقیاتی منصوبہ، ہری پور
۱۶۔ساحل، اسلام آباد
۱۷۔سیو دا چلڈرن سویڈن، پشاور
۱۸۔سیو دا چلڈرن ایو۔ایس، اسلام
۱۹۔سچ، اسلام آباد
۲۰۔وارا گیسنٹ ریپ (وار)، لاہور

پہلے ایڈیشن کو مرتب کرنے والے اراکین۔

نرجس زیدی (صحافی)
عظمٰی خالد (وکیل)

دوسرے ایڈیشن کو مرتب کرنے والے اراکین۔

۱۔مس کوثر ایس۔خان — کمیونٹی ہیلتھ سائنسز آغا خان یونیورسٹی
۲۔مس زرقا امبر — پیر بھت ترقیاتی تنظیم
۳۔مس زبیدہ نور — نور ایجوکیشن ٹرسٹ

۴۔ ابراش پاشا	خویندوکور
۵۔ندیم فاضل	وارلاہور
۶۔عبدالودود	سحر
۷۔ ماریہ رشید	روزن
۸۔زہرہ کمال	روزن
۹۔صالحہ رامے	روزن
۱۰۔ عائشہ خان	روزن (رضا کار)

مختلف شہروں کے منتخب شدہ دفاتر اور اِن کے پتے۔

۱۔ ندیم فاضل

وار اگینسٹ ریپ

صوفی مینشن، ایگرٹن روڈ۔لاہور،

۲۔ مسز زبیدہ نور

نور ایجوکیشن ٹرسٹ مکان نمبر 10۔حاوی لین پرانا باڑہ روڈ پشاور

۳۔ عظمیٰ نورانی

پناہ شلٹر ہوم پلاٹ نمبر جے ایم۔80اڈار یئو پر منیس نزد پرانی نمائش ناظمی روڈ کراچی۔

۴۔ عبدالودود سحر

1۔بی جناح ایونیو جناح ٹاؤن کوئٹہ۔

ضمیمہ نمبر۴:

توثیقی فارم برائے ادارہ

نام ....

ادارے کا نام ....

پتہ ....

فون نمبر ....

فیکس نمبر ....

ای۔میل ....

کام کی نوعیت ....

ادارے کے سربراہ کے دستخط ....

کیا آپ رہنما اصول پر آگاہی کے اجلاس میں شرکت کرنا چاہتے ہیں؟

ہاں/نہ ....

انفرادی توثیقی فارم

نام ....

ادارے کا نام ....

پتہ ....

فون نمبر ....

فیکس نمبر ....

ای۔میل ....

کام کی نوعیت ....

ادارے کے سربراہ کے دستخط ....

کیا آپ رہنما اصول پر آگاہی کے اجلاس میں شرکت کرنا چاہتے ہیں؟

ہاں/نہ ....

روژان

Rozan

NORWEG AN CHURCH AID

actalliance